نمبر ۴۲ | مورخہ ۶ اکتوبر ۱۹۳۱ء | یوم سہ شنبہ | مطابق ۲۳ جمادی الاول ۱۳۵۰ھ | جلد ۱۹

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت خدا کے فضل و کرم سے اچھی ہے۔ خاندان نبوت میں بھی خدا کے فضل سے ہر طرح سے خیریت ہے۔

ریلوے نے یکم ستمبر سے چونکہ دو گاڑیاں کر دی تھیں اس لئے آنے جانے والے لوگوں کے علاوہ ڈاک کی سخت تکلیف تھی۔ کیونکہ ڈاک صرف ایک دفعہ آتی۔ اور وہ بھی شام کے قریب۔ اس طرف محکمہ ریلوے کو توجہ دلائی گئی۔ خوشی کی بات ہے۔ کہ ۴ اکتوبر سے پھر تین گاڑیاں کر دی گئی ہیں۔ جس کے لئے ذمہ وار افسر صاحبان قابل شکریہ ہیں۔

مسلمانانِ کشمیر پر انتہائی مظالم

ہمارے ایک نامہ نگار نے جو حال ہی میں کشمیر سے آئے ہیں بتایا ہے کہ کشمیر سے مسلمان پنجاب کے مختلف شہروں میں بھاگے چلے آرہے ہیں۔ حکومت ان کے ساتھ نہایت تشدد سے پیش آرہی ہے۔ راجہ ہری کشن کول۔ کرنل سدرلینڈ۔ اور گورنر کرتار سنگھ بے حد مظالم توڑ رہے ہیں ریذیڈنٹ صاحب کشمیر سے بعض معزز مسلمانوں نے مل کر کہا۔ کہ مسلمانان کشمیر پر نہایت سختی اور بے رحمی کی جا رہی ہے خطرناک طور پر انہیں بید مارے جا رہے ہیں۔ اس وقت تک سری نگر میں پانسو آدمیوں سے زائد کو بید لگ چکے ہیں۔ اگر حکومت کا یہی منشا ہے کہ اسی طرح مسلمانوں کو ہلاک کیا جائے۔ تو بہتر ہے۔ کہ میر واعظ صاحب تمام مسلمانان کشمیر کو ایک جگہ بلالیں۔ جہاں یکدم انہیں مار دیا جائے۔

معلوم ہوا ہے۔ ریذیڈنٹ صاحب بہادر کے اصرار کے بموجب اب سری نگر میں بید زنی بند کر دی گئی ہے۔ مگر دوسرے طریقوں سے بے حد تشدد کیا جا رہا ہے۔ سری نگر میں صرف مردوں کو ہی بید نہیں لگائے گئے۔ بلکہ گاؤکدل کی بعض عورتوں کو بھی بید لگائے گئے ہیں۔

علاقہ شوپیاں اور اس کے مضافات کے لوگ تباہ و برباد کر دیئے گئے۔ وہاں چند ایک مکانات کو بھی جلا دیا گیا۔ بلکہ بعض مکانات کو مع مکینوں کے نہایت ہی بے دردی و بے رحمی سے جلا دیا گیا۔ اسی طرح سری نگر میں حضرت بل کی زیارتگاہ کے قریب تین مکان جلا دیئے گئے۔ علاقہ بانڈی پورہ میں بھی از حد تشدد کیا جا رہا ہے اسی طرح اسلام آباد وغیرہ وغیرہ دوسرے مقامات پر بھی رنگا رنگ کے مصائب و بلیات میں مسلمانوں کو مبتلا کیا جا رہا ہے۔

اخبار احمدیہ

تین سو میل تبلیغی سفر

الفضل نمبر ۳۸ - جلد ۱۹ میں جو تبلیغی دورہ کے عنوان سے مضمون چھپا ہے۔ اس میں میرا سفر ۳۰ میل لکھا گیا ہے۔ دراصل میں نے چوہدری محمد شریف صاحب کی موٹر میں تین سو میل کا سفر کیا ہے۔ خاکسار غلام حسین نقشہ نویس

احباب لاہور کا شکریہ

چند دن ہوئے۔ خاکسار اپنی بیوی کو برائے علاج قادیان لا رہا تھا۔ کہ رستہ میں حالت نہایت نازک ہوگئی۔ اور مجبوراً اسے لاہور ہی اتار لینا پڑا۔ اس موقعہ پر احباب لاہور نے جو ہمدردی اور حسن سلوک سے پیش آئے۔ بالخصوص شیخ مفضل احمد صاحب کا میں بہت ہی ممنون احسان ہوں۔ ڈاکٹر عبد اللہ صاحب حکیم محمد حسین صاحب قریشی اور سید دلاور علی شاہ صاحب و دیگر تمام احباب کے شکریہ سے بھی میرا قلب لبریز ہے۔ کہ جن کی توجہ۔ دعاؤں اور مفید مشوروں سے خاکسار کو اس پریشانی۔ بے سروسامانی اور مسافری کی حالت میں بڑی مدد ملی۔ اللہ تعالیٰ ان تمام احباب کو اپنے فضل سے حصہ وافر عطا فرمائے۔ احباب خاکسار کی بیوی کی کامل صحت و شفا کے لئے صدق دل سے دعا فرمائیں۔

خاکسار تاج الدین لائل پوری (مولوی فاضل)

تبدیلی پتہ

عاجزہ نوشہرہ سے سیالکوٹ آگئی ہے۔ اگر کسی بہن کو خط وکتابت کرنی ہو۔ تو مندرجہ ذیل پتہ پر کریں۔

خاکسار زبیدہ زوجہ محمد نواز خان صاحب محلہ کمہاراں والہ شہر سیالکوٹ۔

درخواست ہائے دعا

۱۔ چونکہ جناب مولانا رشید احمد صاحب ارشد تھانوی جو کہ ہندوستان کے ایک مشہور ادیب اور قومی شاعر ہیں اور اپنی لطیف تصانیف اور مضامین کی بدولت ہندوستان میں خاص شہرت رکھتے ہیں۔ عرصہ سے سخت علیل ہیں۔ لہٰذا مجلہ برادران جماعت احمدیہ سے استدعا ہے۔ کہ موصوف کے لئے خاص طور پر دعا کی جائے۔ ممدوح کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ سے باوجود احمدی نہ ہونے کے خاص انس اور عقیدت ولی ہے۔ امید ہے۔ کہ برادران احمدی اپنی خاص دعاؤں میں ممدوح کو خاص طور پر یاد رکھیں گے۔ خاکسار محمد عثمان رحمت منزل۔ لکھنؤ

۲۔ مخالفین نے دو سال سے مجھے فوجداری مقدمہ میں مبتلا کر رکھا ہے۔ میں یہاں اکیلا احمدی ہوں۔ احباب دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے شر سے محفوظ رکھے۔ سید عباس حسین

۳۔ عرصہ ایک سال سے میری چھوٹی بیوی کے پاؤں پر ضیق نمودار ہوگئی ہے۔ چاند چڑھنے پر پھوٹ پڑتی ہے۔ دعا کے علاوہ اگر کسی صاحب کو اس مرض کا مجرب نسخہ معلوم ہو۔ تو وہ براہ مہربانی میرے پتہ پر بھیجدیں۔ خاکسار مولا بخش نمبردار چک نمبر ۳۵ جنوبی ڈاکخانہ چک نمبر ۳۲ جنوبی سرگودھا۔

۴۔ چند دن بیمار رہنے کی وجہ سے میری صحت سخت کمزور ہوگئی ہے نیز بعض مخالف مخالفانہ طور پر مجھے کچھ نقصان پہونچانے کی کوشش میں ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ میری صحت کی ترقی اور مخالفوں کے بد ارادہ سے محفوظ رہنے کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار محمد اسمٰعیل سگنیلر بوستان (بلوچستان)

۵۔ میرے برادر زادہ محمد نواز خان متعلم بی اے کلاس کی امتحان میں کامیابی کے لئے احباب دعا کریں۔ خاکسار گلاب دین سیالکوٹ

۶۔ منشی عبد القادر صاحب بیمار ہیں۔ احباب صحت کے لئے دعا کریں۔ خاکسار نیاز انبالوی از نابھہ

۷۔ میرا لڑکا عزیز عبد الرشید بعارضہ بخار کئی روز سے بیمار ہے۔ احباب سے دعائے صحت کی درخواست کرتا ہوں

خاکسار عبد الغنی جینٹ گڈس کلرک پشاور شہر۔

۸۔ میرے والد صاحب عرصہ دراز سے بیمار چلے آتے ہیں نیز ہم مالی مشکلات میں مبتلا ہیں۔ احباب سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار نصر اللہ خاں بھیرو

۹۔ میں موٹر ٹریننگ کالج میں موٹر ڈرائیوری کی تعلیم حاصل کر رہا ہوں۔ احباب کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار محمد بشیر از انبالہ

"الفضل" کے خاتم النبیین نمبر کیلئے مضامین

احباب جلد سے جلد توجہ فرمائیں

حسب معمول سیرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جلسوں کے موقعہ پر الفضل کا خاتم النبیین نمبر شائع ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ جس کے لئے اہل قلم اصحاب سے گزارش ہے۔ کہ سیرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی پہلو کے متعلق نظم یا نثر میں زیادہ سے زیادہ ۱۵ اکتوبر تک مضمون لکھ کر ارسال فرمائیں۔ جلد موصول ہونے والے مضامین علحدگی سے اولین صفحات میں درج ہوسکیں گے۔ خواتین بھی جلد سے جلد مضامین ارسال فرمائیں۔ جو خاص طور پر عورتوں کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احسانات اور برکات پر مشتمل ہوں۔ ۱۵ اکتوبر کے بعد آنے والے کسی مضمون کے درج ہونے کے لئے قطعاً گنجائش نہ ہوگی۔ اس لئے جہاں تک ممکن ہو جلد مضامین ارسال کر دیئے جائیں۔

جموں کے ہندوؤں کی اشتعال انگیزی

کل ہندوؤں نے برسر بازار یوں کہا، آباد ڈوگرے رہیں! "اسلام مردہ باد"،

مسلم کے کان میں بھی پڑی ان کی یہ صدا اٹھا۔ بڑھا عدو کی طرف کر کے حق کو یاد،

وہ نعرہ ہائے "اللہ اکبر" کئے بلند، جس کی صدا سے کانپ اٹھا جنگجو نہاد،

اک پل میں سینکڑوں ہی مسلمان اس جگہ پہنچے مٹانے کے لئے پہنچے خوش اعتقاد

بولے کہ جیتے جی نہیں سن سکتے یہ کلام ہم خواہ خود ذلیل بنیں۔ خواہ بامراد،

زندہ ہیں ہم تو مٹ نہیں سکتا ہمارا دین دنیا سکے گی دیکھنا "اسلام زندہ باد"

یہ سن کے سورمے بیر سے گئے بھاگ ایک دم کرنے کو آئے تھے جو مسلمان سے فساد

(سقراط کاشمیری)

اعلان نکاح

یکم ستمبر ۱۹۳۱ء کو مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے مسماۃ خدیجہ بیگم بنت ملک فیروز الدین صاحب آف کنجاہ کا نکاح بعوض پانصد روپیہ مہر میاں تجمل احمد خاں صاحب ولد ملک فیروز الدین صاحب ساہیوال سے پڑھایا

خاکسار عبد الرحمٰن مولوی فاضل قادیان

ولادت

(۱) خدا تعالیٰ کے محض فضل وکرم سے یکم ستمبر ۱۹۳۱ء کو میرے ہاں لڑکی پیدا ہوئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے امۃ الحفیظ نام تجویز فرمایا ہے۔ احباب دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ لمبی عمر عطا فرمائے اور سعادت دارین عطا کرے۔ قریباً چھ سال کے بعد میرے ہاں یہ پہلا بچہ ہوا ہے۔ خاکسار نبیل الحق خان از ڈلہوزی

۲۔ جولائی ۱۹۳۰ء میں میرے بڑے بچے مبارک احمد کی وفات پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے خاص طور پر اظہار افسوس اور ہمدردی فرمائی۔ اور صبر کی تلقین کرتے ہوئے تحریر فرمایا۔ "آپ صبر سے کام لیں۔ اللہ تعالیٰ اس سے بہتر بچہ دے گا انشاء اللہ" سو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی دعاؤں کی برکت سے ۲۴؍۹ کو مجھے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب اس بچہ کے حقیقی معنوں میں بہتر بننے کے متعلق دعا فرمائیں۔ خاکسار احمد خان ایبٹ آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

جلد ۱۹	قادیان دارالامان مورخہ ۶ اکتوبر ۱۹۳۱ء	نمبر ۴۲

چندہ خاص کے لئے احباب خاص جدوجہد کریں

پہلی قسط کا شکریہ اور دوسری قسط کیلئے اپیل

(از جناب ناظر صاحب بیت المال)

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تحریک چندہ خاص (ڈیڑھ لاکھ) جو ۲۶ اگست ۱۹۳۱ء کو بیت المال نے بھیجی۔ اس میں حضور کا یہ ارشاد ہے:۔

"میں نے یہ تجویز کی ہے۔ کہ اس سال پھر جماعت کے تمام افراد اپنی ایک ماہ کی آمد سلسلہ کی ضروریات کے لئے دے دیں۔ اور وہ اس طرح۔ کہ ⅓ حصہ اپنی آمد کا ستمبر۔ اکتوبر اور نومبر میں ادا کر دیں۔ اور جو ہندوستان سے باہر کے دوست ہیں۔ وہ اکتوبر سے دسمبر تک اس رقم کو ادا کر دیں"۔

"اس سے پہلے بھی ایک دو موقعوں پر احباب سے ایک ماہ کی تنخواہ کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ لیکن اس دفعہ ایک اور رعایت بھی کرتا ہوں اور وہ یہ کہ اس چندہ خاص میں تین ماہ کا چندہ ماہواری یا چندہ وصیت اور جلسہ سالانہ بھی شامل سمجھا جائے۔ گویا ایک ماہ کی آمد ادا کرنے کے ساتھ ہی تین ماہ کا چندہ اور چندہ جلسہ سالانہ بھی ادا سمجھا جائے"۔

نیز تحریر فرمایا:۔

"پہلی قسط ہندوستان کی ہر جماعت کی پندرہ ستمبر تک دفتر میں پہونچ جائے۔ اور آئندہ دونوں ماہ کی بھی پندرہ تاریخ تک قسط پہونچ جایا کرے"۔

ان اقتباسات سے ظاہر ہے۔ کہ بہرحال ۱۵ ستمبر تک ایک قسط ہر ایک جماعت کی داخل ہو جانی چاہیئے تھی۔

شکریہ

حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں جن جماعتوں اور افراد نے پہلی قسط پوری کی ہے۔ اُن کا ذکر میں اپنی ماہواری رپورٹ ماہ ستمبر میں (جو انشاء اللہ تعالےٰ اکتوبر کے پہلے ہفتہ میں شائع ہو سکے گی۔) کروں گا۔ اس وقت میں ان تمام احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے پہلی قسط ٹھیک وقت پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے حکم کی تعمیل میں داخل کی ہے۔ ان اصحاب میں یکمشت رقم ادا کرنے والے دوست بھی ہیں۔ اس کے ساتھ ہی ان دوستوں کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے چندہ خاص کی تحریک کامیاب بنانے کے لئے اپنی طرف سے پوری جدوجہد کی ہے۔ اور احباب سے رقم یکمشت یا پہلی قسط وصول کر کے بھیجی ہے۔ ۱۵ ستمبر تک رقوم وصول شدہ کا حساب تو میں تفصیل سے شائع کر چکا ہوں اور اس میں یکمشت دینے والے احباب کے نام بھی آ چکے ہیں۔ ۱۶ ستمبر سے بعد کی تفصیل آمد انشاء اللہ پھر شائع کی جائے گی۔ ان تمام دوستوں کی سعی اور کوشش کا ذکر حضرت اقدس کے حضور روزانہ رپورٹوں کے ضمن میں معہ درخواست دعا پیش ہوتا رہا ہے۔ اللہ تعالےٰ ان دوستوں کی قربانیوں کو قبول فرما کر مزید قربانیوں کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

خدا اور مومن کے درمیان بیع ہوا

دراصل موجودہ زمانہ میں اللہ تعالےٰ کے دین کی اشاعت کا عظیم الشان بار جماعت احمدیہ کے کندھوں پر ہی ہے اور ہم ہی وہ خوش قسمت لوگ ہیں۔ جنہوں نے اس مسیح اور مہدی کے زمانہ کو پایا۔ اور اسے ماننے کی سعادت حاصل کی۔ جس کی انتظار میں امت محمدیہ کے اولیاء چشم براہ رہے۔ اور جس کی دید کی تمنا لاکھوں لوگ اپنے ساتھ لے گئے۔ خدا کا یہ کتنا بڑا احسان ہے۔ کہ ہم واٰخرین منھم لما یلحقوا بھم کے ماتحت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دے کر صحابہ کرام ایسے پاک اور رفیع المرتبہ گروہ میں شامل ہو گئے۔ مگر اللہ تعالےٰ کی یہ سنت ہے۔ کہ وہ جس قوم پر جس قدر عظیم الشان فضل نازل فرماتا ہے۔ اسی قدر عظیم الشان قربانیوں کی بھی اس سے توقع رکھتا ہے۔ صحابہ کرام کس قدر مدارج عالیہ حاصل کر گئے۔ مگر اس میں کیا شک ہے۔ کہ انہوں نے قربانیاں بھی نہایت شاندار کیں۔ آج تک ان کی قربانیوں کا ذکر دنیا کو حیرت میں ڈالتا ہے اور ان کو سنکر مسلمانوں کے دل اس آرزو سے لبریز ہو جاتے ہیں۔ کہ کاش ہمیں بھی ایسی ہی قربانیوں کی توفیق ملتی۔ اب اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے پھر وہ موقعہ دیا ہے۔ اور وقت ہے۔ کہ جماعت احمدیہ صحابہ کرام کا نمونہ دنیا کے سامنے پیش کرے۔ اس قربانی کا اصول اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں یوں بیان فرمایا ہے۔ ان اللہ اشتریٰ من المؤمنین انفسھم واموالھم بان لھم الجنۃ۔ خدا نے مومنوں سے دو چیزیں لے لیں۔ یعنی ان کی جانیں اور ان کے اموال لے لئے۔ اور اس کے بدلے انہیں جنت عطا کر دی۔ یہ سودا ہے جو مومن اور خدا کے درمیان ہوا۔ پس حقیقی مومن وہی ہے۔ جو اس بیع پر صداقت سے قائم رہے۔ اور کوئی ایسی حرکت نہ کرے۔ جو اس بیع کی شان کے شایاں نہ ہو۔ یعنی خدا کے دین کی ضرورت میں اپنے مال اور اپنی جان سے ذرا بھی دریغ نہ کرے۔ اور کشادہ پیشانی سے اس بیع کو سامنے رکھ کر اور ڈرتے ہوئے قربانی میں حصہ لیتا ہے۔ ؎

اسے دے چکے جان و دل بار بار
ابھی خوف دل میں۔ کہ ہیں۔ نابکار

جب اللہ تعالےٰ نے موجودہ زمانہ میں ہمارے ذمہ دین کی اشاعت کا کام کیا ہے۔ تو ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم ہر وقت اس امر کا خیال رکھیں کہ آیا دین کی اشاعت کے لئے اپنے فرائض کی ادائیگی میں ہم سے کوئی کوتاہی تو نہیں ہو رہی۔ اگر ایسا ہو۔ تو ہمیں اپنی غفلتوں کو دور کرنا چاہیئے۔ اور جلد سے جلد مومنانہ چستی پیدا کر کے ایسی شاندار قربانیاں کرنی چاہئیں۔ جو ہماری گزشتہ کوتاہیوں کا کفارہ ہو جائیں۔

چندہ خاص کے لئے جدوجہد جاری رکھیں

یہ نہایت ہی خوشی اور مسرت کا مقام ہے۔ کہ ہماری جماعت نے حضرت اقدس کی چندہ خاص کی اس تحریک پر نہایت خلوص دلی کے ساتھ لبیک کہا ہے۔ اور زمیندار و ملازمت پیشہ اصحاب نے اس میں حصہ لینے کی کوشش کی ہے۔ مگر چونکہ پہلی قسط کی میعاد گزر چکی ہے اور اب دوسری قسط شروع ہو گئی ہے جس کی میعاد ۱۵ اکتوبر ۱۹۳۱ء تک ہے۔ اس لئے میں اس اعلان کے ذریعہ جماعت کے تمام احباب سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ اس مبارک جدوجہد کو جاری رکھیں۔ اور کوشش کریں۔ کہ ان کے عمل میں سستی واقعہ نہ ہو۔ کیونکہ بعض دفعہ معمولی سستی بھی بہت بڑے نقصانات کا موجب ہو جاتی ہے۔

مومن کا ہر قدم آگے ہوتا ہے

حدیثوں میں آتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ مومن کا ہر قدم اس کے پچھلے قدم سے آگے بڑھتا ہے۔ اور

ہر دن جو اس پر چڑھتا ہے۔ اس کے لئے ترقیات کی خوشخبری لاتا ہے۔ نیز آپؐ نے فرمایا۔ جس شخص کے دو دن بھی برابر ہے وہ گھاٹے میں رہا۔ یہ حدیث بتلاتی ہے۔ کہ کامل الایمان وہی شخص ہو سکتا ہے۔ جس کا ہر دن اسے پہلے سے زیادہ قربانیوں اور پہلے سے زیادہ نیکیوں کے حصول پر آمادہ کرے۔ اور چونکہ موجودالوقت تحریک ہمارے سامنے چندۂ خاص کی ہے۔ جو ایک مالی قربانی کا مطالبہ ہے۔ اس لئے احباب سے التماس ہے۔ کہ اس تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے غیر معمولی سعی اور کوشش سے کام لیں ؂

بیعت کا حقیقی مفہوم

آپ لوگ یاد رکھیں۔ بیعت کا حقیقی مفہوم یہ ہوتا ہے۔ کہ انسان اپنا سب کچھ خدا کے لئے وقف رکھے۔ اگر خدا کے دین کے لئے اس کی جان کا مطالبہ کیا جائے۔ تو وہ جان قربان کرے۔ اور اگر مال کا مطالبہ کیا جائے۔ تو مال لٹا دے۔ غرض جس چیز کی بھی خدا کے دین کو ضرورت ہو۔ اس کو خرچ کرنا اور خوشی اور مسرت سے خرچ کرنا بیعت کا مفہوم ہے۔ ہرگز کوئی شخص نہیں کہہ سکتا۔ کہ میں نے بیعت تو کی ہے۔ مگر مال میرا ہے۔ جب ایک شخص بک گیا۔ تو اب آقا کا اختیار ہے۔ کہ وہ جب اور جس طرح چاہے۔ اس سے قربانیوں کا مطالبہ کرے۔ بلکہ یہ آقا کا احسان ہوگا۔ اگر وہ تمام اموال کی بجائے مال کا ایک حصہ طلب کرے۔ یا سارے اوقات دین کے لئے وقف کرنے کی بجائے کچھ وقت تبلیغ کے لئے طلب کرے۔ ورنہ حق یہ ہے۔ کہ انسان اپنا مال۔ اپنی جان۔ اپنی عزت۔ اپنی آبرو اپنی نہ سمجھے بلکہ خدا کی سمجھے۔ کیونکہ حقیقت یہی ہے۔ جو غالب نے بیان کی ؎

جان دی۔ دی ہوئی اسی کی تھی۔
حق تو یہ ہے۔ کہ حق ادا نہ ہوا۔

برادران! آپ لوگ جانتے ہیں۔ آج کل بغیر قربانیوں کے کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی۔ دوسری قومیں اگرچہ خدا کو بھول چکی ہیں۔ مگر پھر بھی وہ محض دنیا کی شہرت اور نام و نمود کے لئے لاکھوں روپیہ خرچ کرتی ہیں۔ پھر ہم جو خدا کی قائم کردہ جماعت ہیں۔ کس قدر ہمارا فرض ہے کہ ہم قربانیوں میں غیر معمولی حصہ لیں ؂

تنگی میں بھی خدا کے لئے خرچ کرو

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز چندہ خاص کی تحریک کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"زمینداروں اور تاجروں کو بھی یہ نہیں خیال کرنا چاہیئے کہ وہ تنگی میں ہیں۔ اس لئے خدا تعالیٰ کے حضور میں وہ بری ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وسارعوا الیٰ مغفرۃ من ربکم وجنۃ عرضھا السمٰوات والارض اعدت للمتقین۔ الذین ینفقون فی السراء والضراء۔ اے لوگو اپنے رب کی مغفرت کے حصول کے لئے اور اس جنت کے حصول کے لئے جس کی قیمت آسمان اور زمین کے برابر ہے۔ اور جو ان متقیوں کے لئے تیار کی گئی ہے۔ جو تنگی اور فراخی دونوں حالتوں میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ جلدی سے قدم بڑھاؤ۔ اسی طرح فرماتا ہے ویؤثرون علیٰ انفسھم ولو کان بھم خصاصۃ۔ انصار کو اللہ تعالیٰ نے یہ فضیلت دی ہے۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ کے کاموں کو اپنے نفسوں پر ترجیح دیتے ہیں۔ خواہ وہ خود تنگ حال ہی کیوں نہ ہوں ؂

پس اصل ایمان یہی ہے۔ کہ انسان مشکلات کے وقت بھی اپنی طاقت کے مطابق قربانی کرے۔ کیونکہ اسی وقت تو اس کے امتحان کا وقت آتا ہے۔ ورنہ کشادگی میں تو لوگ تماشوں اور کھیلوں میں بھی بڑی بڑی رقوم خرچ کر دیتے ہیں"؂

یہ اقتباس محتاج تشریح نہیں۔ حضرت اقدس کا ایک ایک لفظ حقیقت کی کان ہے۔ مجھے امید ہے۔ کہ جماعت کے تمام افراد پورے جوش اور اخلاص سے کام کریں گے۔ اور اب جبکہ ایک قسط کی میعاد گزر چکی ہے۔ اور دوسری کا آغاز ہے۔ باقاعدہ قسطیں وصول کر کے مرکز میں بھیجینگے ؂

موجودہ زمانہ کی قربانی کا اجر

برادران۔ آپ لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے یہ قربانی کا موقعہ عطا فرمایا ہے۔ اس وقت زمانہ نہایت نازک دور میں سے گزر رہا ہے جو لوگ اس تنگی کے وقت میں اللہ تعالیٰ کے راستہ میں اپنے اموال خرچ کریں گے۔ وہ بہت بڑا ثواب اور درجہ حاصل کریں گے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے۔ کہ وہ لوگ جنہوں نے فتح کے پہلے اپنے اموال خرچ کئے۔ ان کا وہ لوگ مقابلہ نہیں کر سکتے۔ جنہوں نے بعد میں قربانیاں کیں ؂

پس اسی طرح اس وقت کی قربانی بھی کسی زمانہ کی بہت بڑی خدمات سے بڑھ کر ہوگی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ "جو کوئی میری موجودگی میں میری اغراض میں مدد دے گا۔ میں امید رکھتا ہوں۔ کہ وہ قیامت میں میرے ساتھ ہوگا۔ اور جو شخص ایسی مہمات (موجودہ زمانہ میں چندہ خاص وغیرہ) میں خرچ کرے گا۔ میں امید نہیں رکھتا۔ کہ اس کے مال کے خرچ سے اس کے مال میں کچھ کمی آ جائے۔ بلکہ اس کے مال میں برکت ہوگی۔ پس چاہیئے۔ کہ خدا پر توکل کر کے پورے اخلاص اور جوش اور ہمت سے کام لیں۔ کہ یہی وقت خدمتگزاری کا ہے پھر وہ وقت آتا ہے۔ کہ ایک سونے کا پہاڑ اس راہ میں خرچ کرینگے تو اس وقت کے پیسے کے برابر نہیں ہوگا۔ یہ ایک ایسا مبارک وقت ہے۔ کہ تم میں خدا کا فرستادہ موجود ہے جس کا صدہا سال سے امتیں انتظار کر رہی تھیں۔ واقعی اور قطعی وہی شخص اس جماعت میں شامل سمجھا جائے گا۔ جو اپنے عزیز مال کو اس راہ میں خرچ کرے گا۔ پس خوش قسمت وہ شخص ہے۔ کہ خدا سے محبت کر کے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا۔ تو میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت برکت دی جائے گی۔ کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا۔ بلکہ خدا کے ارادہ سے آتا ہے۔ پس جو شخص خدا کے لئے بعض حصہ مال کا چھوڑتا ہے۔ وہ ضرور اسے پائے گا۔ لیکن جو شخص مال سے محبت کر کے خدا کی راہ میں خدمت بجا نہیں لاتا۔ جو بجا لانی چاہیئے۔ تو وہ ضرور اس مال کو کھوئیگا (مجھے معلوم ہے۔ کہ بعض دوستوں نے اپنے اموال کو سلسلہ کے لئے نہ دیا۔ تو ایک وقت ان پر ایسا آیا۔ کہ اب ان کے پاس اس بڑے مال سے کچھ بھی نہیں۔ پس ہر ایک شخص کو خواہ ملازم ہو۔ یا زمیندار چندہ خاص کی خدمت حسب فرمودہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بجا لانی چاہیئے) تم یہ مت خیال کرو۔ کہ مال تمہاری کوشش سے آتا ہے۔ بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے۔ اور یہ مت خیال کرو۔ کہ تم کوئی حصہ مال کا دے کر یا کسی اور رنگ سے خدمت بجا لا کر خدا تعالیٰ کے اس فرستادہ پر احسان کرتے ہو۔ بلکہ یہ اس کا احسان ہے۔ کہ اس خدمت کے لئے بلاتا ہے"؂

دوسری قسط بروقت داخل کی جائے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے یہ کلمات طیبات جو ایک مومن کے دل کو ہلا دینے والے ہیں۔ پیش کر کے میں چندہ خاص کی دوسری قسط کو بروقت پوری کرنے کے لئے احباب سے پرزور اپیل کرتا ہوں۔ اور یقین رکھتا ہوں۔ کہ احباب چندہ خاص کی دوسری قسط ۱۵ر اکتوبر تک داخل کرنے کے لئے پوری جدوجہد فرمائیں گے۔ اور بروقت داخل کرتے ہوئے سعادت دارین اور حضرت اقدس کی دعائیں لیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ تمام دوستوں کو توفیق عطا فرمائے۔ کہ آپ لبیک اللھم لبیک کہتے ہوئے من انصاری الی اللہ کے جواب میں نحن انصار اللہ کا عملی ثبوت پیش کریں۔ اور خدا کی رضا کے وارث ہوں وباللہ التوفیق واللہ المستعان ؂

گاندھی جی سمجھوتہ نہیں کرنا چاہتے

ولایت کی خبروں سے گاندھی جی کی وہی حقیقت روز بروز زیادہ نمایاں ہو رہی ہے۔ جو ہندوستان میں ایک مشہور ضرب المثل کی مصداق بن چکی ہے۔ سادہ کاغذ کی پیشکش کا ذکر کرنے کے بعد ان کے متعلق معلوم ہوا تھا۔ کہ وہ مسلمانوں کے اہم مطالبات تسلیم کر کے سمجھوتہ کرنے پر آمادہ ہو گئے ہیں۔ لیکن تازہ خبریں مظہر ہیں۔ کہ گاندھی جی تا حال بال بھر بھی مصالحت کی طرف نہیں سرکے۔ اور انہوں نے کہدیا ہے۔ کہ ڈاکٹر انصاری کے بغیر میں مسلم مندوبین کے ساتھ گفت و شنید نہیں کر سکتا۔ اس ضد کو دیکھ کر سر آغا خاں نے بھی مسلمان نمائندوں کی طرف سے گاندھی جی کو متنبہ کر دیا ہے۔ کہ مسلمان کسی ایسی مفاہمت کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں۔ جو ان چودہ نکات پر مبنی نہیں ہوگی جن میں یہ مطالبات بھی شامل ہیں۔ ۔ پنجاب میں مسلمانوں کی اکثریت مرکز میں ۱/۳ نیابت اور جداگانہ انتخاب۔ ان حالات میں مصالحت کی کوئی توقع نہیں کی جا سکتی ؂

احمدیت کے متعلق مضمون

حضرت مسیح علیہ السلام کی بن باپ ولادت

نصوصِ قرآنیہ کی روشنی میں

ناظرینِ اخبار کو معلوم ہے۔ کہ مولوی اللہ دتا صاحب جالندہری الفضل کے ایک قابل اور باقاعدہ نامہ نگار تھے۔ جب انہیں شام میں خدمت دین کے لئے بھیجا گیا۔ تو انہوں نے وعدہ فرمایا۔ کہ وہ وہاں سے الفضل کے لئے مضمون لکھ کر بھیجا کریں گے۔ اس وعدہ کے ایفاء میں انہوں نے ذیل کا علمی مضمون ارسال فرمایا ہے۔ جو شکریہ کے ساتھ درج کیا جاتا ہے۔

[illegible] ✲ [illegible]

حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی ولادت کے متعلق جمہور اہل اسلام اور محققین کا یہی مذہب ہے۔ کہ وہ بغیر باپ پیدا ہوئے۔ مگر مادیت کے اثر اور نیچریت کے عروج نے بعض لوگوں کو اس حقیقت کے انکار پر مجبور کر دیا ہے۔ اور اس پر طرہ یہ کہ وہ اس انکار کی بناء آیات قرآنی پر رکھتے ہیں۔ بلکہ وہ اپنے مخالفین کو قرآن دانی سے بے بہرہ بتلاتے ہیں۔ مجھے اس بحث میں پڑنے کی ضرورت نہیں۔ کہ اس فتوی کی زد کہاں تک پہنچتی ہے۔ لیکن میں یہ بتلانا چاہتا ہوں۔ کہ درحقیقت قرآن پاک کی روشنی میں کونسا عقیدہ صحیح اور درست ہے اور کونسا غلط؟ آیا قرآن مجید حضرت مسیح علیہ السلام کو بن باپ بتلاتا ہے۔ یا باپ کے ذریعہ پیدا شدہ قرار دیتا ہے۔

یہ ایک ظاہر امر ہے۔ کہ اہل اسلام کا جو بیشتر حصہ حضرت مسیح کو بن باپ مانتا ہے۔ وہ اس لئے نہیں مانتا۔ کہ ان کو مقام الوہیت پر پہنچا دے۔ کیونکہ اس عقیدہ کے معتقد وہ لوگ بھی ہیں۔ جن کا وحید مقصد کسر صلیب ہے۔ اور یوں عقلاً بھی حضرت مسیح کا بن باپ پیدا ہونا ان کی خدائی کی دلیل نہیں۔ کیونکہ ہزارہا حیوانات ہمارے سامنے بغیر ماں باپ کے پیدا ہو جاتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود اور پیدائش حضرت مسیح

کاسر الصلیب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تحریر فرمایا ہے:۔

"اگرچہ ہم قرآن شریف کی تعلیم کی رو سے یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ وہ حمل محض خدا کی قدرت سے تھا۔ تا خدا تعالیٰ یہودیوں کو قیامت کا نشان دے۔ اور جس حالت میں برسات کے دنوں میں ہزارہا کیڑے مکوڑے خود بخود پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور حضرت آدم علیہ السلام بھی بغیر ماں باپ کے پیدا ہوئے۔ تو پھر حضرت عیسیٰ کی اس پیدائش سے کوئی بزرگی ان کی ثابت نہیں ہوتی۔" (چشمہ مسیحی ص۱۸)

پس اس بات کے بتا دینے کے بعد کہ ہمارے نزدیک حضرت مسیح کا بن باپ پیدا ہونا ان کی شان کو خصوصیت دیتا ہے۔ اور نہ واقع میں۔ میں دکھانا چاہتا ہوں۔ کہ قرآن مجید نے حضرت مسیح کی ولادت کے متعلق کیا ارشاد فرمایا ہے۔

عام اور خاص طریق پیدائش

قرآن مجید کے مطالعہ سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ انسانی پیدائش کے متعلق عام طریق یہی ہے۔ کہ مرد عورت کے ملنے سے بچہ پیدا ہو۔ اور دنیا میں یہی قاعدہ جاری ہے۔ اس بارہ میں انسان کو توحید باری کی طرف متوجہ کرنے کے لئے متعدد آیات میں خدا تعالیٰ کی اس سنت کا ذکر ہے۔ ہم اس قانون کو خدا کا قانون جانتے ہیں۔ لیکن جس طرح یہ قانون بیان قرآنی سے عیاں ہے۔ ویسے ہی یہ صداقت بھی قرآن پاک میں بصراحت مذکور ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے خلق کرنے کے طریقوں کی ہم حد بست نہیں کر سکتے۔ بیشک انسانوں کی عام پیدائش اسی قانون کے ماتحت ہے۔ مگر اس کے علاوہ بھی خدا خلق کرتا ہے۔ یخلق ما یشاء۔ کوئی خدا کی قدرتوں کی حد بندی نہیں کر سکتا۔ حضرت آدمؑ کو اس نے بغیر باپ اور ماں کے پیدا کیا۔ الغرض قرآن مجید نے انسانوں کے لئے عام و خاص دو طریق پیدائش کے بیان فرمائے ہیں۔ اور خاص پیدائش کے لئے حضرت آدمؑ کو بطور نمونہ پیش فرمایا ہے۔ اور یوں خداوند کی بے حد قدرتوں کے پیش نظر یہ کوئی محال اور ناممکن امر نہیں۔ کہ وہ کسی انسان کو بے باپ یا بے ماں باپ پیدا کر دے۔ جہاں تک میں نے حضرت مسیح کی غیر معمولی ولادت کے منکرین کے بیانات پڑھے ہیں۔ وہ بھی اس امر میں ہم سے متفق ہیں۔ کہ بے شک خدا قادر تو ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ آیا اس نے حضرت مسیح کے بارہ میں ایسی قدرت نمائی فرمائی ہے۔ یا نہیں۔ ہمارا اعتقاد یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح کی ولادت کے متعلق قانون خاص استعمال فرمایا۔ اب میں پہلے اس امر کا ثبوت قرآن مجید سے درج کرتا ہوں۔ اور پھر بتاؤنگا۔ کہ اس خاص قانون کے استعمال کرنے کی خاص وجہ کیا تھی؟

دلیل اوّل

قرآن مجید کا اسلوب بیان اس امر پر زبردست شاہد ہے۔ کہ حضرت مسیح کی ولادت غیر معمولی رنگ میں ہوئی۔ قریباً ہر جگہ جہاں حضرت مسیح کی ولادت کا ذکر ہے۔ اس کے پہلے حضرت یحییٰ علیہ السلام کی ولادت کا بیان موجود ہے۔ مثلاً سورہ مریم ع ۱۔۲ سورہ آل عمران ع ۴۔۵ اور سورۃ الانبیاءؑ ع ۶ میں اسی ترتیب سے دونوں ولادتوں کا تذکرہ ہے۔ اور اس اجتماع سے مقصود بالذات قدرت نمائی کا بیان ہے۔ مگر ساتھ ہی پہلے اور پیچھے کی ترتیب میں دونوں کی نوعیت کو بھی آشکارا کیا گیا ہے۔ یہ ایک ناقابل تردید واقعیت ہے۔ کہ حضرت آدم کی پیدائش کے بعد قرآن مجید نے انہی دو بزرگوں کی جسمانی پیدائش کو مہتم بالشان قرار دیا ہے۔ لیکن پھر ان کے ذکر میں بھی ارتقاء کو مدنظر رکھا ہے۔ مختصر یوں کہ قرآن مجید کا مخصوص طرز بیان بتلا رہا ہے۔ کہ حضرت یحییٰ کی خارق عادت ولادت سے بڑھ کر حضرت مسیحؑ کی ولادت کا رنگ ہے۔ وھو المقصود

دلیل دوم

جو کئی دلائل پر مشتمل ہے۔ یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حضرت یحییٰ اور حضرت مسیحؑ کی ولادت کا جو ذکر فرمایا ہے۔ وہ اپنی تفصیلات میں بھی حضرت مسیحؑ کے بن باپ ہونے پر شاہد ہے۔ ان تفصیلات کا موازنہ کرنے کے لئے میں ذیل میں تمام فرق نمبروار لکھتا ہوں

حضرت زکریاؑ و حضرت مریمؑ کی حالت میں پہلا فرق

(الف) حضرت مریم گرجا کی خدمت کے لئے وقف تھیں اور شادی نہ کر سکتی تھیں۔ اس لئے ان کے لئے بظاہر اولاد کا کوئی امکان نہ تھا۔ حضرت زکریاؑ نے شادی کر رکھی تھی۔ اس لئے ظاہری حالات کی رو سے ان کے لئے اولاد کا ہونا ممکن تھا۔ اسی لئے حضرت زکریا نے اولاد کے لئے دعا کی (آل عمران ع۴ مریم ع۱) اور حضرت مریم نہ ایسی دعا کر سکتی تھیں، نہ انہوں نے کی۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت زکریا کو بھی بیٹے کی بشارت دی۔ اور حضرت مریم کو بھی۔ لیکن فرق یہ ہے۔ کہ حضرت زکریا کو جو بشارت دی گئی، وہ ان کی دعا کے بعد تھی۔ اور حضرت مریمؑ کو خداوند نے از خود بشارت دی، (آل عمران ع۵ و مریم ع۲) اس فرق سے بھی جس میں انسانی مطالبہ و عدم مطالبہ ظاہر ہے۔ بطور اشارۃ النص یہ سمجھا جا سکتا ہے۔ کہ اول الذکر مولود کی پیدائش میں اسباب ظاہری موجود ہونگے۔ لیکن ثانی الذکر بچہ محض خدا تعالیٰ کی قدرت کا نمونہ ہوگا۔ اور انسانی قیاس اس کی ولادت کو ممکن الوقوع قرار نہ دے گا۔

دوسرا فرق

(ب) حضرت زکریا کو جب بچہ کی خوشخبری ملی۔ تو انہوں نے بتی العذر عرض کیا:۔

(۱) ربّ انّٰی یکون لی غلام وقد بلغنی الکبر وامرأتی عاقرٌ الآیہ (آل عمران ع۴)

(۲) ربّ انّٰی یکون لی غلام وکانت امرأتی عاقراً وقد بلغت من الکبر عتیاً (مریم ع۱)

حضرت ذکریا نے بچہ ہونے کے ذرائع کا انکار نہیں کیا بلکہ ان ذرائع کے نقص کا ذکر کیا ہے۔ یعنے میاں بیوی تو ہیں۔ مگر بڑھاپا یا عقر اطاد ہونے میں مانع ہے۔ گویا حضرت یحیٰی کی ولادت میں کوئی جاب مفقود نہ تھی۔ ہاں ان میں عارضی روک تھی۔

دوسری طرف حضرت مریم کو جب حضرت مسیح کی بشارت ملتی ہے۔ تو وہ کہتی ہیں۔

(۱) رب انی یکون لی ولد ولم یمسسنی بشر (سورہ آل عمران رکوع ۵)

(۲) انّی یکون لی غلام ولم یمسسنی بشرٌ ولم اک بغیا (مریم ع ۲)

اے خدا! مجھے بچہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ مجھے تو کسی مرد نے چھوا نہیں۔ اور نہ ہی میں بدکار عورت ہوں۔ یعنی ولادت کے لئے جائز یا ناجائز کوئی صورت بھی نہیں ہے۔ بغیر مرد سے تعلق کے بچہ پیدا ہو نہیں سکتا۔ اور مجھے کسی مرد نے چھوا نہیں۔ پس یہ مشکل ہے۔ گویا حضرت مریمؑ کا واقعہ حضرت ذکریا کی نسبت زیادہ ناممکن تھا۔ کیونکہ اس جگہ طرفین موجود تھے۔ لیکن اس جگہ مرد موجود ہی نہیں۔

تیسرا فرق

(ج) ان دونوں جوابات پر خدا تعالیٰ ... کی طرف سے جو کچھ ... حسب ذیل ہے:۔

حضرت ذکریا سے کہا:۔ (۱) قال کذالک قال ربک ھو علیّ ھیّن وقد خلقتک من قبل ولم تک شیأً (مریم ع ۱) قال کذالک اللّٰہ یفعل ما یشاء (آل عمران ع ۴)

یعنے تیرا عذر درست ہے۔ مگر تیرا رب کہتا ہے۔ کہ ایسا کر دینا مجھ پر آسان ہے۔ تجھے میں نے پیدا کر دیا۔ حالانکہ تو کوئی چیز نہ تھا۔ پھر دوسری جگہ فرمایا۔ ہاں حالات ایسے ہی ہیں۔ لیکن اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

حضرت مریم کے جواب پر فرمایا۔ (۱) قال کذالک قال ربک ھو علیّ ھیّن ولنجعلہٗ آیۃ للناس ورحمۃ منا وکان امراً مقضیاً (مریم ع ۲) (۲) قال کذالک اللّٰہ یخلق ما یشاء اذا قضیٰ امراً فانما یقول لہٗ کن فیکون (آل عمران ع ۵) اے مریم! بات اسی طرح ہے۔ لیکن تیرا رب کہتا ہے۔ کہ ایسی حالت میں بھی بچہ پیدا کرنا مجھ پر آسان ہے۔ تاکہ ہم اس بچہ (مسیحؑ) کو لوگوں کے لئے نشان اور اپنی رحمت بنائیں اس بات کا پہلے سے فیصلہ ہو چکا تھا۔ فرشتے نے کہا۔ اے مریم! بات اسی طرح ہے (یعنی تجھے کسی مرد نے نہیں چھوا) لیکن خدا جیسا چاہتا ہے۔ اور جو چاہتا ہے۔ پیدا کرتا ہے۔ جب وہ کسی امر کا فیصلہ کر دیتا ہے تو اس کو کُن کہتا ہے۔ اور وہ ہو جاتا ہے۔

ناظرین کرام غور فرمائیں۔ ان دونوں جوابات میں امر مشترک یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ذکریا اور حضرت مریم کے عذر کو من وعن درست قرار دیا ہے۔ اور باایں ہمہ لڑکا پیدا کرنے کا وعدہ کیا ہے اور اس کو اپنی قدرت بتایا ہے۔ یعنی وہ ذکریا کو اس کے بڑھاپے میں بچہ دے گا۔ اور مریم کو کنوارپن میں بچہ والی بنا دے گا۔ علاوہ ازیں اگر ان جوابات پر غور کیا جائے۔ تو ایک عجیب فرق نظر آتا ہے۔ مثلاً ذکریا کو خدا تعالیٰ کہتا ہے۔ کہ تو کوئی قابل ذکر چیز نہ تھا۔ (ھل اتیٰ علی الانسان حین من الدھر لم یکن شیئاً مذکوراً۔) ہم نے تجھے پیدا کر دیا اسی طریق پر یحییٰ کو بھی پیدا کریں گے۔ لیکن حضرت مریم کو یہ نہیں کہا گیا کیونکہ مریم بھی اگرچہ " لم یکن شیئاً مذکوراً " کے تحت تھیں لیکن ان کے بطن سے پیدا ہونے والے بچہ کی پیدائش عام قانون سے مستثنےٰ تھی۔ اسی لئے حضرت ذکریا اور حضرت مریم کو جو جواب دیا گیا وہ علیحدہ علیحدہ ہے۔ پھر ایک فرق یہ بھی ہے۔ کہ حضرت یحییٰ کی ولادت اگرچہ غیر معمولی ہے۔ مگر نہ حضرت مسیح کی ولادت جیسی۔ اس لئے حضرت ذکریا کو تو فقط ھو علیّ ھیّن کہا گیا۔ اور حضرت مریم کو اس کے علاوہ ولنجعلہٗ آیۃ للناس ورحمۃ منا وکان امراً مقضیاً کا ارشاد بھی سنایا گیا۔ پھر کیا ہی لطیف پیرایہ ہے۔ کہ حضرت ذکریا کو اللّٰہ یفعل ما یشاء کہا جاتا ہے۔ اور حضرت مریم کو اللّٰہ یخلق ما یشاء گویا بتا دیا۔ کہ حضرت ذکریا کے معاملہ میں ... پیر موجود ہے۔ اسے عمل میں لاتا ہے۔ اور حضرت مریم کے معاملہ میں از سر نو خلق کا ظہور ہوگا۔ اور اس کا خاص رنگ ہوگا۔ کیونکہ اس میں طرف ثانی کا وجود ہی نہیں۔ بہر حال خداوند تعالیٰ کا جواب اس بات پر شاہد ناطق ہے۔ کہ مریم کے پیٹ سے پیدا ہونے والا بچہ باپ کے بغیر تھا۔ اور خدا کی قدرت کا نمونہ۔

چوتھا فرق

(د) قرآن پاک سے ظاہر ہے۔ کہ جب حضرت مریم کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مندرجہ بالا جواب دیا گیا۔ تو وہ خاموش ہو گئیں۔ اور انہوں نے کسی علامت وغیرہ کا مطالبہ نہیں کیا۔ لیکن حضرت ذکریا نے کہا:۔ رب اجعل لی آیۃ۔ اے میرے خدا۔ میرے لئے کوئی علامت مقرر کر دیجئے چنانچہ خداوند تعالیٰ نے ان کو تین دن تک سکوت بطور علامت بتلایا (آل عمران ع ۴) مجھے اس سے بحث نہیں۔ کہ یہ تین دن تک کلام نہ کرنا بطور معجزہ تھا۔ یا بطور علاج۔ کچھ بھی ہو۔ یہ بہر حال درست ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے جواب پر حضرت مریم نے بالکل خاموشی اختیار کی۔ اور حضرت ذکریا نے علامت مانگی۔ اور وہ تین دن کی خاموشی تھی۔ یہ فرق کیوں ہوا۔ حالانکہ بلحاظ تعجب بھی حضرت مریم کا زیادہ حق تھا۔ اور بلحاظ معرفت الٰہی کے بھی مریم پر حیرانگی زیادہ غالب ہونی چاہیئے تھی۔ کہ یہ کیونکر اور کب ہوگا۔ کیونکہ حضرت ذکریا تو نبی تھے۔ اور حضرت مریم نبی نہ تھیں اس سوال کا جواب اگلے نمبر میں آتا ہے۔

پانچواں فرق

(ذ) حضرت ذکریا اور حضرت مریم کو بشارت دینے اور پھر سوال و جواب کے بعد خدا تعالیٰ نے ان دونوں سے کیا سلوک کیا۔ یا ان کے ہونے والے بچوں کے لئے کیا طریق اختیار فرمایا۔ قرآن مجید حضرت ذکریا کے متعلق فرماتا ہے:۔

۱۔ فخرج علیٰ قومہٖ من المحراب فاوحیٰ الیھم ان سبحوا بکرۃ وعشیاً (مریم ع ۱) ۲۔ فاستجبنا لہٗ ووھبنا لہٗ یحییٰ واصلحنا لہٗ زوجہٗ (الانبیاء ع ۶) کہ وہ جائے بشارت کو چھوڑ کر قوم کے پاس آئے۔ اور انہیں بکثرت ذکر الٰہی کرنے کی تلقین کی۔ پھر فرمایا۔ کہ ہم نے اس کی دعا کو سنا۔ اور اس کو یحییٰ کی ولادت کی خوشخبری دی۔ اور اس کی بیوی کی اصلاح کر دی۔

گویا بشارت پانے کے بعد حضرت ذکریاؑ نے بکثرت ذکر الٰہی کیا اور قوم سے کرایا۔ دوسرے انؑ کی بیوی کے بانجھ پن کی اصلاح کی گئی۔ جب وہ وقت آگیا۔ کہ حضرت یحییٰؑ رحم مادر میں آئیں۔ اور خدا کا نوشتہ پورا ہو۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

حضرت مریم کے متعلق اس باب میں قرآن مجید مندرجہ ذیل ارشاد فرماتا ہے:۔

۱۔ والتی احصنت فرجھا فنفخنا فیھا من روحنا الآیۃ (الانبیاء ع ۶) ۲۔ فحملتہٗ فانتبذت بہٖ مکاناً قصیاً (مریم ع ۲)

یعنی جب مریم نے احصان اختیار فرمایا۔ اور خداوند تعالیٰ نے انہیں بچہ کی بشارت دی۔ تو اس کے معاً بعد وہ حاملہ ہو گئیں۔ اور اس حمل کو لوگوں سے مخفی رکھنے کی خاطر ایک تنہا جگہ میں چلی گئیں۔ گویا بشارت اور تسلی کے بعد از روئے قرآن حضرت مریم کے حمل میں کوئی وقفہ نہیں ہے۔ کجا یہ کہ انہوں نے شادی کی ہو۔ اور مس بشر کے بعد حاملہ ہوئی ہوں۔ بلکہ بشارت اور تسلی کے بعد اسی وقت حضرت مریمؑ کو حمل قرار پا گیا۔ اور اگر ذرا غور کیا جائے۔ تو معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ حضرت مریم کے بعد ازاں علامت نہ مانگنے اور تعجب نہ کر سکنے کی وجہ بھی یہی تھی اور چونکہ حضرت ذکریا کے گھر میں معاً حمل نہ ہوا۔ نہ ہونا تھا۔ اس لئے ان کو تعجب ہوا۔ اور انہوں نے رب اجعل لی آیۃ کی دعا کی۔

اناجیل کی تصدیق

اناجیل بھی قرآن مجید کے اس بیان کی تصدیق کرتی ہیں۔ چنانچہ لکھا ہے:۔

"مریم نے فرشتے سے کہا۔ یہ کیونکر ہوگا۔ جس حال میں کہ میں مرد کو نہیں جانتی؟ اور فرشتے نے جواب میں اس سے کہا۔ کہ روح القدس تجھ پر نازل ہوگا۔ اور خدا تعالیٰ کی قدرت تجھ پر سایہ ڈالیگی۔ اور اس سبب سے وہ پاکیزہ جو پیدا ہونے والا ہے۔ خدا کا بیٹا کہلائے گا۔" پھر اسی جگہ مذکور ہے۔ کہ حضرت مریم حضرت ذکریا کی بیوی سے ملنے گئیں۔ اور مریم کے پیٹ میں بچہ تھا۔ (...)

چھٹا فرق

(س) ان موعود بچوں کی پیدائش پر جو حالات ان کے گھر میں پیش آئے۔ وہ یہ تھے۔ کہ حضرت مریم کہتی ہیں۔ یا لیتنی مت قبل ھذا وکنت نسیاً منسیاً (مریم ع ۲) اے کاش میں اس سے پہلے ہی مر جاتی۔ اور بھولی بسری ہو جاتی۔ اس اضطراب ...

تمدن اسلام

اسلام اور ممانعت شراب

اسلام سے قبل شراب کی مقبولیت

جس وقت اسلام نے دنیا میں یسئلونک عن الخمر والمیسر قل فیھما اثم کبیر و منافع للناس و اثمھما اکبر من نفعھما۔ اور یا یھا الذین اٰمنوا انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ لعلکم تفلحون:۔ کی صدا بلند کی۔ اس وقت یہ چیز دنیا میں اس قدر قبولیت عامہ حاصل کر چکی تھی۔ کہ کوئی شخص ہر طبقہ و ہر خیال کے لوگوں کی متحدہ و متفقہ مخالفت کے مقابلہ کے لئے تیار ہوئے بغیر اس کے خلاف لب کشائی کرنے کی جرأت نہ کر سکتا تھا۔ اور اگر رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم جیسا کہ بعض کوتاہ فہم اور کم عقل لوگ خیال کرتے ہیں۔ کسی بناوٹ اور تصنع سے کام کر رہے ہوتے۔ تو یقیناً یقیناً اس وقت کی دنیا کی ایسی محبوب اور پسندیدہ چیز کے خلاف آواز بلند نہ کرتے۔ بلکہ اس کی تائید کر کے پبلک کی ہمدردی حاصل کرتے۔

شراب کی مذہبی اہمیت

یہ وہ وقت تھا۔ جب قریباً ہر مذہب میں نہ صرف یہ کہ شراب کو جائز قرار دیا جاتا تھا۔ بلکہ ہنود و مذہبوں کے مطالعہ سے تو معلوم ہوتا ہے کہ اس کا استعمال مذہبی رسوم اور تقاریب کی ادائیگی کے لئے ضروری سمجھا جاتا تھا۔ اسی طرح توریت میں کئی جگہ بطور انعام بنی اسرائیل کو شراب کی کثرت کا وعدہ دیا گیا ہے۔ اور حضرت مسیح کی آمد تک تمام انبیاء کے بیان میں شراب کا ذکر موجود نظر آتا ہے۔ پھر عیسائیت کے بانی کے متعلق بھی بائیبل سے یہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ وہ خود بھی شراب کا استعمال کرتے تھے۔ غرض جہاں تک مذہبی تاریخ سے ثابت ہے۔ تمام مذاہب اسے جائز بلکہ بعض حالات میں ضروری سمجھتے تھے ؛

جین مت اور شراب

اس جگہ اس بات کی صراحت ضروری معلوم ہوتی ہے۔ کہ جین مت میں شراب کی ممانعت کا کچھ پتہ چلتا ہے۔ لیکن یہ ممانعت کسی معقول اور مدلل وجہ سے نہیں۔ بلکہ محض اس لئے ہے۔ کہ شراب کی تیاری میں بے شمار کیڑوں کی جان ضائع ہوتی ہے۔ اور چونکہ کسی ادنیٰ سے ادنیٰ جان کا ضائع کرنا جینی اصول کے خلاف ہے اس لئے شراب سے منع کیا گیا۔ ورنہ فی نفسہٖ شراب جینیوں کے ہاں حرام نہیں ہے ؛

شراب کی طبی اہمیت

مذاہب کے علاوہ اس زمانہ میں طبی لحاظ سے بھی شراب کو بہت اہمیت دی جاتی تھی۔ اسے ایک نہایت مقوی اور اعلیٰ درجہ کی ٹانک خیال کیا جاتا۔ اور اس وقت کوئی دماغ اس بات کو سمجھ بھی نہیں سکتا تھا۔ کہ شراب کے نقصانات اس کے فوائد سے کہیں بڑھ کر ہیں۔ مگر اسلام نے تمام دنیا کے خیالات کو پس پشت ڈال کر اس حقیقت کا اظہار کر دیا۔

شراب اور طب جدید

زمانہ گذرتا گیا۔ انسانی تمدن۔ اور مختلف علوم و فنون میں کئی تغیرات ہوتے رہے۔ مگر شراب کے متعلق یہی عام تھیوری قائم رہی۔ کہ یہ ایک عمدہ چیز ہے۔ یونانی طب کا دور ختم ہونے پر طب جدید نے اگرچہ کئی ایک باتوں کی تردید کی۔ مگر شراب کے بارہ میں اس نے بھی کوئی تبدیلی نہ کی۔ بلکہ جدید طب نے اس کی اہمیت کو اور بھی بڑھا دیا۔ اور بعض بیماریوں کا علاج ہی شراب بتایا ؛

مغربی فلاسفروں کی رائے میں تبدیلی

لیکن قرآن کریم کا شراب کے متعلق فتویٰ بدستور سوجو دتھا۔ جس کا وہ دوبارہ آگیا۔ جب انسانی دماغ نشوونما کے منازل بہت جلد جلد طے کرنے لگا۔ مختلف علوم و فنون کے متعلق نئی نئی تحقیقاتیں اور نئے نئے انکشافات ہونے لگے۔ اور اس دماغی ترقی نے دنیا کو اسلام کی پیش کردہ تھیوری کی صداقت کا اعتراف کرنے پر مجبور کر دیا۔ اور سائیکالوجی کے مشہور و معروف ماہر کریپلن نے اپنے بعض ہم خیال دوستوں کی مدد سے اس بات کو پوری طرح ثابت کر دیا۔ کہ شراب ایسی خطرناک چیز ہے۔ جس کا ایک دفعہ کا استعمال بھی خواہ وہ کتنی قلیل مقدار میں کیوں نہ ہو۔ دماغ کے باریک جراثیم اور اعلیٰ درجہ کے علمی مرکزوں کو نقصان پہنچاتا ہے ؛

ایک برطانوی مدبّر کی رائے

۱۹۰۳ء میں لارڈ لانسڈاؤنیل نے انگلستان کے دارالامراء میں ایک تقریر کرتے ہوئے کہا۔

"اس بڑے دارالخلافہ کے ہر ایک حصہ میں جو بھی گلیوں کوچوں اور بازاروں میں سے گزریگا۔ وہ گلیوں کے فرش پر خستہ حال انسانوں کو پڑا ہوا پائے گا۔ جو بالکل بیہوش اور بے حرکت ہوتے ہیں۔ اور مسافر رحم کھا کر ان کو راستہ سے ایک طرف کر دیتے ہیں۔ تا وہ گاڑیوں کے پہیوں کے نیچے آ کر نہ کچلے جائیں۔ یا گھوڑوں کے سموں کے نیچے نہ روندے جائیں۔ یا نالیوں کی میل سے ان کا دم نہ گھٹ جائے یہ شرابیں نہ صرف عقل کو مار دیتی ہیں۔ بلکہ جسم کے لئے زہر کا کام دیتی ہیں۔ ان سے نہ صرف ہمارے جیلخانے مجرموں سے بھر جاتے ہیں۔ نہ صرف ہمارے بازار اور کوچے مدہوش آدمیوں سے پر ہوتے ہیں۔ بلکہ ہمارے شفاخانے اپاہج لوگوں سے بھر جاتے ہیں۔ جو عورتیں اس زہریلے نشہ سے سرشار ہو کر بازاروں اور گلیوں میں شور اور فساد کرتی ہیں۔ وہ جلدی ہی بچے جننے کے قابل نہیں رہتیں۔ اور جن کے بچے پیدا ہوتے ہیں۔ وہ پیدائش سے ہی مریض ہوتے ہیں"

(انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا طبع یازدہم)

ایک ماہر علم الاغذیہ کی رائے

اس کے علاوہ مسٹر الگزینڈر براؤنس ایم۔ ڈی ڈی پی ایچ ماہر علم الاغذیہ نے شراب کے متعلق اپنی تحقیقات ان الفاظ میں بیان کی ہے :۔

"اس میں کچھ شبہ باقی نہیں رہا۔ کہ شراب درحقیقت ایک سخت زہر ہے۔ جو باریک ریشوں کو تباہ کر دیتا ہے۔ پہلے تو یہ اپنا خواب آور اثر ظاہر کرتا ہے۔ اور آہستہ آہستہ تحلیل کرنا شروع کر دیتا ہے۔ خصوصاً اعصاب کو سخت نقصان پہونچاتا ہے۔ درحقیقت اس کا حق نہیں۔ کہ اسے مقوی ادویہ میں شامل کیا جائے۔ کیونکہ یہ صرف ایک ایسی دوا ہے۔ جو ایک عارضی تحریک کر دیتی ہے۔ مگر اس کے بعد طویل عرصہ تک ضعف رہتا ہے۔ قریباً تمام سمجھدار ڈاکٹروں کی یہی رائے ہو گئی ہے کہ صحت میں اس کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں۔ اور اگر بیماری کے علاج میں اس کا فائدہ بالکل مشتبہ نہ سمجھا جائے۔ تو بھی یہ بات محقق ہے کہ یہ اس قابل ہے۔ کہ اس کی جگہ عموماً دوسری ایسی دوائیں استعمال کی جائیں۔ جو اس سے کم ضرر رساں ہیں"

طب جدید کا شراب کے متعلق نظریہ

اب ایک عرصہ سے برابر ڈاکٹر اس کوشش میں ہیں۔ کہ شراب کا استعمال جس قدر ہو سکے۔ کم کیا جائے۔ اور انہیں اس میں کامیابی بھی حاصل ہو رہی ہے۔ یعنی بغیر شراب کے استعمال کے مریضوں کی صحت میں نمایاں ترقی ہو جاتی ہے۔ چنانچہ ۱۸۹۱ء میں ایڈنبرگ کے ایک ہسپتال میں شراب کا خرچ فی مریض نو روپیہ تھا۔ گزشتہ ۱۹۰۱ء میں فی مریض کل بارہ آنے شراب پر خرچ ہوئے۔ اور مریضوں کی صحت میں شراب کے استعمال کی نسبت زیادہ ترقی دیکھی گئی۔ ۱۸۷۳ء میں سر تھامس فریزر نے جو اس زمانہ کے بڑے ڈاکٹروں میں شمار ہوتے ہیں۔ اپنے زیر علاج مریضوں کو شراب کا استعمال بالکل ترک کرا دیا۔ اور اب ہر جگہ ہسپتالوں میں اس کا استعمال بہت ہی کم رہ گیا ہے۔ چنانچہ سوائے چند شدید بیماریوں مثلاً نمونیہ۔ خناق اور محرقہ وغیرہ کے کسی اور مرض میں اس کا استعمال نہیں کیا جاتا۔ اور ان حالتوں میں بھی استعمال بہت کم کر دیا گیا ہے ؛ یورپ نے جو دراصل شراب نوشی میں اول درجہ پر ...

نظارتوں کے اعلانات

رسالہ ریویو انگریزی کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد

قابلِ توجہ احمدی احباب

"چونکہ ہماری تمام جماعت کو معلوم ہوگا کہ اصل غرض خدا تعالیٰ کی میرے بھیجنے سے یہی ہے کہ جو جو غلطیاں اور گمراہیاں عیسائی مذہب نے پھیلائی ہیں ان کو دور کر کے دنیا کے عام لوگوں کو اسلام کی طرف مائل کیا جاوے۔ اور اس غرض مذکورہ بالا کو جس کو دوسرے لفظوں میں احادیث صحیحہ میں کسر صلیب کے نام سے یاد کیا گیا۔ پورا کیا جائے۔ اس لئے اور انہیں اغراض کے پورا کرنے کے لئے رسالہ انگریزی۔ (ریویو آف ریلیجنز) جاری کیا گیا ہے۔ لیکن اب تک اس رسالہ کے شائع کرنے کے سرمایہ کا انتظام کافی نہیں اگر خدانخواستہ یہ رسالہ کم توجہی اس جماعت سے بند ہوگیا تو یہ واقعہ بھی اس سلسلہ کے لئے ایک ماتم ہوگا۔ اس لئے میں پورے زور کے ساتھ اپنی جماعت کے مخلص جوانمردوں کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اس رسالہ کی اعانت اور مالی امداد میں جہاں تک ان سے ممکن ہے اپنی ہمت دکھلائیں۔ اگر اس رسالہ کی اعانت کے لئے اس جماعت میں دس ہزار خریدار دو یا انگریزی کے پیدا ہو جائیں۔ تو یہ رسالہ خاطرخواہ چل نکلے گا اور میری دانست میں اگر بیعت کرنے والے اپنی بیعت کی حقیقت پر قائم رہ کر اس بارہ میں کوشش کریں تو اس قدر تعداد کچھ بہت نہیں بلکہ جماعت موجودہ کی تعداد کے لحاظ سے یہ تعداد بہت کم ہے۔ سو اے جماعت کے سچے مخلصو! خدا تمہارے ساتھ ہو۔ تم اس کام کے لئے ہمت کرو خدا تعالیٰ تمہارے دلوں میں القا کرے کہ یہی وقت ہمت کا ہے"

برادران کرام یہ وہ ارشاد ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت کے نام جاری فرمایا۔ لیکن افسوس ہے کہ اس وقت تک ہم اس ارشاد کی تعمیل سے قاصر ہیں۔ بلکہ اگر میں یہ کہوں کہ ہمیں اپنے آقا کا یہ ارشاد بھول ہی گیا ہے۔ تو یہ کہنا کوئی مبالغہ نہ ہوگا۔ پس اب میں پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ حکم جماعت کے مخلص احباب کو یاد دلاتا ہوں۔ حضور علیہ السلام کا یہ فرمان ۱۹۰۳ء میں جاری ہوا۔ اور اس وقت حضور نے فرمایا کہ اگر بیعت کرنے والے اپنی بیعت کی حقیقت پر قائم رہ کر اس بارہ میں کوشش کریں تو اس قدر تعداد کچھ بہت نہیں۔ بلکہ جماعت موجودہ کی تعداد کے لحاظ سے یہ تعداد بہت کم ہے۔ اب تو خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی تعداد اس وقت کی نسبت کئی گنا ترقی کر گئی ہے پس اس لئے اس تعداد کو پورا کرنا کوئی مشکل نہیں۔ سو میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اپنے الفاظ میں کہتا ہوں کہ "اے جماعت کے سچے مخلصو! خدا تمہارے ساتھ ہو۔ تم اس کام کے لئے ہمت کرو۔ خدا تعالیٰ تمہارے دلوں میں القا کرے کہ یہی وقت ہمت کا ہے"۔ جو احباب آج بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اٹھیں گے اور اس کوشش میں لگ جائیں گے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بتائی ہوئی تعداد کو پورا کریں ان کے نام سلسلہ کے اخبارات میں شائع کئے جائیں گے۔ تا دوسرے احباب کو بھی ان کے ذریعہ سے تحریک ہو۔ اور ان کا نام انصار اللہ کی فہرست میں دیکھ کر کوئی درد مند دل ان کے لئے دعا کرے۔

احباب مندرجہ ذیل ذرائع سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس ارشاد کی تعمیل کر سکتے ہیں۔

(۱) انگریزی ریویو اور اردو ریویو کو اپنے نام جاری کرائیں۔

(۲) جو دوست خود انگریزی نہیں پڑھ سکتے۔ وہ اپنی گرہ سے قیمت ادا کر کے ناظم طبع و اشاعت کو اجازت دیں۔ کہ وہ کسی غیر مسلم یا غیر احمدی کے نام انگریزی رسالہ جاری کر دیں اور یا احباب انگریزی ریویو کا سالانہ چندہ ہر سال باقاعدہ ادا کرتے رہیں۔

(۳) جو احباب انگریزی ریویو خود پڑھ سکتے ہیں وہ انگریزی رسالہ صرف اپنے نام جاری نہ کرائیں۔ بلکہ دوسرے لوگوں یعنی غیر مسلموں اور غیر احمدیوں کے نام بھی جاری کرا کے حضرت مسیح موعودؑ کے ارشاد کی تعمیل کرنے والوں کی فہرست میں اپنے آپ کو داخل کریں۔

(۴) ایک اور ذریعہ بھی ہے۔ جس سے رسالہ کو بہت بڑی مدد مل سکتی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ اہل علم و اہل قلم احباب رسالہ کے لئے مفید مضامین لکھ کر بھیجیں۔ اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ رسالہ زیادہ دلچسپ اور زیادہ فائدہ رساں اور زیادہ مقبول ہوگا۔ جس سے خود بخود اس کی اشاعت میں ترقی ہوگی۔ پس کیا کوئی ایسا دوست ہے جو اس طرح رسالہ کی امداد کرنے کے لئے تیار ہو۔ ان کی یہ خدمت نقد روپیہ خرچ کرنے سے بھی زیادہ قیمتی ہوگی۔ ایسے احباب بھی اپنے ارادہ سے خاکسار کو اطلاع بخشیں۔

(۵) احباب جماعت کے افراد کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد سے آگاہ کر کے ان کو تحریک کریں کہ وہ مندرجہ بالا چار طریقوں میں سے کسی نہ کسی ایک یا دو طریق سے رسالہ کی توسیع اشاعت میں حصہ لیں۔

(۶) غیر احمدی و غیر مسلم لوگوں میں رسالہ ریویو انگریزی و اردو کے خریدار پیدا کرنے کی کوشش کریں۔

یہ وہ ذریعے ہیں جن سے حضرت مسیح موعودؑ کے حکم کی تعمیل ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہر ایک ارشاد کی تعمیل کی توفیق بخشے۔ تا ہم خدا کی فہرست میں حضرت مسیح موعودؑ کے وفادار غلاموں میں لکھے جائیں۔

ناظر تالیف و تصنیف قادیان

نظارت اعلیٰ کے اعلانات

حسب ذیل احمدیہ انجمنوں کے کارکنوں کا انتخاب منظور کیا جاتا ہے۔ ناظر اعلیٰ قادیان

جماعت احمدیہ دہلی چھاؤنی کے کارکن

(۱) پریزیڈنٹ بابو عبد الرحمٰن صاحب سنٹرل انڈیا ہاؤس۔

(۲) سکرٹری تبلیغ و تعلیم و تربیت۔ ڈاکٹر عبد الرشید احمد صاحب

(۳) سکرٹری مال۔ بابو عزیز بخش صاحب سنٹرل انڈیا ہاؤس

(۴) محاسب و محصل۔ بابو فہیم اللہ صاحب سنٹرل انڈیا ہاؤس

جماعت احمدیہ بھدرک (اڑیسہ) کے کارکن

(۱) پریزیڈنٹ۔ شیخ عبد اللہ صاحب

(۲) سکرٹری مال۔ رحمت اللہ خاں صاحب

(۳) سکرٹری تبلیغ۔ شیخ محمد حسن صاحب

(۴) سکرٹری تعلیم و تربیت۔ شمس الدین صاحب

(۵) اسسٹنٹ سکرٹری مال۔ شیخ کفایت اللہ صاحب

(۶) اسسٹنٹ سکرٹری تعلیم۔ بشیر محمد صاحب

ضروری اعلان

"احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ خالصہ دھرم کے گرموں کی تاریخ و بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب از روئے گرنتھ صاحب" مصنفہ ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب بی اے کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے سکھ قوم کی درخواست پر ضبط فرمایا ہوا ہے۔ لہٰذا حضور اقدس کے ارشاد کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ کتاب کسی احمدی بھائی کے پاس نہیں دیکھی جانی چاہئیے۔ جنرل سکرٹری لوکل کمیٹی قادیان

مسلمانان کشمیر پر انسانیت سوز مظالم کی انتہاء

مارشل لا

کشمیر کے نہتے اور بے بس مسلمانوں کو گولیوں کا نشانہ بنانے
پنجوں کو چھیدنے ڈنڈوں سے پیٹنے۔ گھوڑوں کے سموں کے نیچے روندنے
عورتوں اور چھوٹے بچوں کو مظالم کا شکار بنانے کے بعد اب حکومت
کشمیر نے مارشل لا جاری کر کے ان پر قیامت برپا کر رکھی ہے اور
ایسے ایسے مظالم توڑے جا رہے ہیں۔ جن سے زمین کانپ اُٹھی
اور آسمان لرز رہا ہے۔

جانکاہ ستم

تازہ ترین اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ شہر میں
جگہ جگہ فوجی سپاہی متعین کر دیئے گئے ہیں۔ رسالہ اور فوج
کے دستے گشت کر رہے ہیں۔ نمائش کی گراؤنڈ میں جہانگیر گنج
میں اور جیل میں ٹکٹکیاں نصب ہیں۔ فوجی جسے چاہتے ہیں۔
گرفتار کر کے پہلے خود زدوکوب کرتے ہیں۔ اور پھر ٹکٹکی سے
باندھ کر بید لگائے جاتے ہیں۔ مسلمانوں کو مجبور کر کے مہاراجہ
کے جھنڈے کو سلام کرایا جاتا ہے۔ اور فوجی اپنے پاؤں پر
سجدے کراتے ہیں۔ لوگوں کے مکانوں میں پولیس زبردستی
گھس کر انہیں تختہ مشق مظالم بنا رہی ہے۔ غریب مسلمانوں
کے گھروں کو بلا تکلف لوٹا جا رہا ہے۔ پردہ نشین عورتوں
کی بے حرمتی کی جا رہی ہے۔

اسلام کی بے حرمتی

حکومت کے عمال اور فوج کے سپاہی سر بازار
مقدس اسلام کی توہین کر کے مسلمانوں کے مذہبی احساسات کو
کچل رہے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف کھلم کھلا
بدزبانی کر رہے ہیں۔ نعرہ تکبیر مارشل لا کے اعلان نمبر ۴ کے
رو سے جرم قرار دیدیا گیا۔ اور اس کی سزا تیس بید اور چھ ماہ قید
مقرر کی گئی ہے۔ فوجی سپاہی بے تحاشا مساجد میں چلے آتے ہیں
اور مصروف نماز مسلمانوں کو ناپاک گالیاں دے کر اور زدو
کوب کر کے مساجد سے باہر نکال دیتے ہیں۔ راہ چلتے مسافروں
کو پکڑ کر پیٹا جاتا ہے۔ اور بنوک سنگین انہیں مجبور کیا جاتا
ہے۔ کہ ان کے بوٹوں پر سجدہ کریں۔ اور ان کے بتائے
ہوئے کفریہ کلمات دُہرائیں۔ ۲۵-۲۶-۲۷ ستمبر کو ایسے واقعات
بھی پیش آئے۔ کہ بعض مسلمانوں کو جھنڈے کے آگے سجدہ
نہ کرنے کے جرم میں گولی کا نشانہ بنا دیا گیا۔

بید زنی سے چمڑے ادھیڑ دیئے

ریاست کے حامی اور مسلمانان کشمیر کے خلاف
نیش زنی کرنے والے اخبار "زمیندار" (۳ر اکتوبر) نے بھی لکھا ہے۔ کہ
"اسوقت تک ہزارہا انسانوں کو ٹکٹکی سے باندھ کر بید مارتے
مارتے پیٹھ کا چمڑا ادھیڑ دیا گیا ہے۔ اکثر کے زندہ بچنے کی کوئی امید
نہیں۔ بازار میں جہاں ملٹری کھڑی ہو۔ لوگوں کو پیٹ کے بل رینگ کر
چلایا جاتا ہے۔ اور اس حالت میں ان کی پیٹھ پر کوڑے برسائے
جاتے ہیں۔ جن لوگوں کے مال و جائداد کو ملٹری نے لوٹا ہے
انہوں نے افسران بالا سے جب شکایات کیں۔ تو الٹا انہیں سزا
دی گئی۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ فوجیوں نے غارت گری کو کھیل بنا رکھا
ہے۔ جیل میں خواجہ سعد الدین صاحب شال، شیخ محمد عبداللہ
صاحب ایم۔ ایس۔ سی، مسٹر غلام محمد عشائی ایم۔ اے۔ مولانا
جلال الدین بی۔ اے اور دیگر گرفتار شدہ لیڈروں کو بہت تکلیف
دی جا رہی ہے۔ اور ان سے مطالبہ کیا جاتا ہے۔ کہ معافی مانگ کر
رہائی حاصل کریں۔ اور باہر جا کر لوگوں کو ٹھنڈا کریں۔ مضافات
سرینگر۔ اسلام آباد۔ شوپیاں۔ سوپور۔ بارہ مولا۔ مظفر آباد ہر طرف
سے ملٹری کی غارت گری کی اطلاعات آ رہی ہیں"

ہجرت کی تیاریاں

"زمیندار" نے ہی یہ بھی لکھا ہے۔
"فوج نے شہر میں شرفا اور متمول مسلمانوں کی تلاشیاں لینی شروع
کر رکھی ہیں۔ اس سلسلہ میں رشوت کا بازار گرم ہے۔ اور بعض
لوگ اپنی عزت بچانے کی خاطر فوجی افسروں کو ہزاروں روپے دیکر
جان چھڑا رہے ہیں۔ جو مطلوبہ رقم مہیا نہیں کر سکتے۔ ان کے گھر
کا قیمتی سامان فوجی اٹھا کر لے جاتے ہیں۔ یہ مصیبت دیہات میں
بھی پھیل چکی ہے۔ بعض مقامات پر باغات اور فصلیں تباہ کر دی گئی ہیں۔
فوجیوں کے مظالم سے تنگ آ کر ہزاروں مسلمان کشمیر سے ہجرت کی
تیاریاں کر رہے ہیں۔ اور انفرادی طور پر جانے کی بجائے قافلوں
کی شکل میں کشمیر کو خیرباد کہنا چاہتے ہیں"

کامل امن و سکون کی حقیقت

غرض ظلم و ستم کا کوئی وحشیانہ سے وحشیانہ طریق ایسا نہیں جس کا
نشانہ مسلمانان کشمیر کو نہیں بنایا جا رہا۔ اور کوئی ممکن سے ممکن ذلت
ایسی نہیں۔ جو ان کے لئے استعمال نہیں کی جا رہی۔ ادھر تو اس طرح مسلمانوں
کو ملیا میٹ کیا جا رہا۔ اور ان کیلئے آہ تک کرنے کی گنجائش باقی نہیں
چھوڑی گئی۔ اور ادھر اعلان پر اعلان شائع کئے جا رہے ہیں۔ کہ ملک میں
کامل امن و امان قائم ہو گیا ہے۔ مسلمانوں نے دوکانیں کھول لی ہیں
شہر میں مسلمان اپنی دوکانوں اور مکانوں پر ریاستی جھنڈا لگا رہے
ہیں۔ اور چھوٹے چھوٹے بیج جن میں مہاراجہ ہری سنگھ کی تصویر ہے۔
چھاتیوں پر لگائے پھرتے ہیں۔

یہ ہے وہ امن اور اطاعت جو حکام کشمیر زار و نزار مسلمانان کشمیر کے
خون اور گوشت اور پوست سے بذریعہ گولیوں سنگینوں۔ نیزوں اور
بیدوں کے حاصل کر رہے ہیں۔ اور اس سے بڑھکر یہ کہ انکی سب سے عزیز ترین چیز
مذہب کی تحقیر اور تذلیل کر کے اور انہیں کفر کے ارتکاب پر مجبور کر کے
سمجھ رہے ہیں۔ کہ وہ قیام امن کے متعلق بہترین خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

مظالم کا انجام

مگر انہیں یاد رکھنا چاہیئے۔ اگر جلیانوالہ باغ کا ایک حادثہ اور
اس کے متعلقہ واقعات گورنمنٹ انگریزی جیسی پُرشوکت و طاقتور
حکومت کو زلزلہ میں لا سکتے ہیں۔ اگر ہندوستان کے ایک سرے سے لیکر
دوسرے سرے تک آگ لگا سکتے ہیں۔ اگر ہندوستانیوں کے جوش و خروش
میں کمی پیدا کرنے کی بجائے اس میں کئی گنا اضافہ کر سکتے ہیں۔ تو مسلمانان
کشمیر پر جو مظالم کئے جا رہے ہیں۔ ان کا نتیجہ بھی یقیناً حکومت کشمیر
کے لئے سخت ناگوار رونما ہوگا۔ اسوقت مسلمان بلا شبہ بے کس اور
بے بس ہیں۔ اور حکومت کشمیر اپنی طاقت اور قوت کے ذریعہ انہیں
پیس کر رکھ دینے میں معروف ہے۔ لیکن بے کسوں اور بے بسوں کا والی
بہت زبردست ہے۔ اور جب کوئی جابر اور ظالم طاقت حد سے بڑھ جاتی ہے۔
تو وہ وقت آ جاتا ہے جب مظلوموں کا سہارا ایک پل میں اسے کیفر کردار
کو پہنچا دیتا ہے۔ حکام کشمیر اسوقت بظاہر تو قوت اور طاقت میں اندھے ہو کر
مسلمانوں پر انتہائی جبر و تشدد کر رہے ہیں۔ لیکن وہ اس وقت قریب لا
رہے ہیں۔ جو کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے انکے فیصلہ کیلئے مقرر ہے۔

رنگ رلیاں

حکومت کشمیر کی کور بختی کا اندازہ لگایئے۔ کہ ایک طرف تو مسلمانوں کے
خون سے بے دریغ ہولی کھیلی جا رہی ہے۔ انہیں انسانیت سوز مظالم کا
تختۂ مشق بنایا جا رہا ہے۔ بیدوں کے ذریعہ انکے چمڑے ادھیڑے جا
رہے ہیں۔ دنیا کی بدترین مخلوق کے آگے سجدے کرنے اور پیٹ کے بل
رینگنے کیلئے مجبور کیا جا رہا ہے۔ ان کا مال و اسباب لوٹا جا رہا ہے۔ ان کے
بال بچوں کو مبتلائے آلام کیا جا رہا ہے۔ ان کی فصلیں برباد کی جا رہی
ہیں۔ لیکن عین اسی وقت ہندو اخبارات میں یہ اعلان کیا جا رہا
ہے۔ کہ
"اب ہیراں رقاصہ کو ایک ہزار روپیہ ماہوار پر ملازم رکھ
لیا گیا ہے۔ اور آپ کو قریب اڑھائی ہزار کے سفر خرچ وغیرہ
کے متعلق چیک بھی مل گئی ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اسے بی گلاب
جان کے موقوف ہونے سے پہلے ہی کانپور سے بلایا گیا تھا۔ اور
اب وہ جگہ اس کو دے دی گئی ہے" (ملاپ ۳ر اکتوبر)
اس قسم کی رنگ رلیاں منانے کا کیا ہی اچھا موقعہ منتخب کیا
گیا ہے۔ جبکہ ریاست کے ایک ایک مسلمان کا گھر ماتم کدہ بنا ہوا ہے
ان حالات میں کون ہے۔ جو یہ کہنے پر مجبور نہ ہو۔ کہ ریاست کے
موجودہ مشیروں نے حکومت کے پردہ میں ریاست کی تباہی و بربادی کے
ہر طرح مکمل سامان پیدا کر دیئے ہیں

جموں میں ہندوؤں کی فتنہ پردازیاں

۱۰؍ اسوج چہار شنبہ مطابق ۲۳؍ ستمبر اسلام آباد کے مسلمان مقتولین کے لئے نماز جنازہ غائبانہ کی منادی اللہ رکھا صاحب ساغر نے کی۔ کہ اے مظلوم مسلمانو تمہیں ناجائز دھمکیوں کا شکار نہ ہونا چاہیئے۔ اور آج پانچ بجے بعد دوپہر در مسجد محلہ ست گڑھ نماز جنازہ کے لئے جمع ہونا چاہیئے۔ ہمیں حق پر رہتے ہوئے۔ اگر توپ و تفنگ کا شکار کیا جائے۔ تو ہرگز گریز نہ کرنا چاہیئے۔ گو حکومت کی طرف سے اطلاع دی گئی ہے۔ کہ اگر مسلمانان جموں باز نہ آئے۔ تو ان سے بھی سلوک کشمیر سا کیا جائیگا۔ لیکن ہمیں چاہیئے۔ کہ حق پرستی کا دامن نہ چھوڑتے ہوئے شان مسلم کے مطابق کارنیک میں حصہ لیں۔ وقت معینہ پر اجتماع عظیم نماز جنازہ و دعائے مغفرت کے لئے جگہ مقررہ پر ہوا۔ مگر اس وقت برادران ہنود کافی سے زیادہ تعداد میں مسجد کے اندر اور باہر ہنگامہ آرائی کے لئے بن بلائے مہمانوں کی طرح جمع ہو گئے۔ اللہ رکھا صاحب ساغر نے ان کی بدنیتوں کا جائزہ لیتے ہوئے افسران موجودہ سے کہا کہ اگر کوئی بد امنی رونما ہوئی۔ تو اس کے ذمہ وار آپ ہی ہوں گے۔ ورنہ ان ہندوؤں کو یہاں سے منتشر کر دیا جائے۔ اس پر ان کو منتشر کیا گیا۔ مگر پھر بھی بعد ادائیگی نماز تک وہ ادھر ادھر کوچوں میں گھومتے رہے۔ خیر وقت نماز امن سے گذرا۔ ۹ بجے رات تک ہندو فتنہ پسند لوگوں کا ایک گروہ اسلام مردہ باد اور مقتولین کشمیر مردہ باد کے ناپاک نعرے لگاتا ہوا جلوس کی صورت میں بازار پیر مٹھا میں پہنچا ملاحظہ ہو۔ وقت جلوس اور طرفہ ماجرا یہ کہ ہمراہ پولیس بھی۔ گویا پولیس کی زیر حفاظت جلوس شہر بھر میں چکر کاٹ رہا۔ اور بد امنی کا مکمل اعلان بانگ دہل کر رہا تھا۔ صاف ظاہر ہے۔ کہ غرض یہ تھی۔ کہ ہندو مسلمانوں کا تصادم ہو اور مسلمانوں کو گوناگوں مصیبتوں میں جکڑا جائے۔ جب جلوس قمر الدین نانبائی کی دوکان واقعہ بازار پیر مٹھا کے پاس پہنچا۔ تو عمداً اور ارادتاً وہاں کھڑے ہو کر اسلام مردہ باد کا نعرہ لگایا گیا۔ دوکان مذکور میں دو تین مسلمان لڑکے موجود تھے۔ وہ بے قرار ہو کر اٹھے لیکن سرفروشی کے عملی مظاہرہ کی خاطر اس ہجوم بے تمیزی میں خالی ہاتھ کود پڑے گو جلوس کے فتنہ پرداز ہندو گھروں سے ہتھیار بند ہو کر نکلے تھے۔ مگر نعرہ تکبیر نے جوان تین لڑکوں نے اس ہجوم کے درمیان بلند کی۔ ان کے چھکے چھڑا دیئے۔ اور پھر یہ عالم تھا۔ کہ جلوس کی پچھلی صفوں کے ہندو تیکھتے ہی اور جلوس کی صف ہائے اولین کے نوجوان آگے سے ایسے بھاگے جیسے گدھے کے سر سے سینگ۔ لیکن چونکہ شور مچ گیا تھا ہر طرف سے مسلمان جمع ہونے شروع ہو گئے۔ اور ایک اجتماع عظیم کی صورت میں چوک درگاہ حضرت پیر مٹھا میں کھڑے ہو کر اللہ اکبر کے مسلسل نعرے لگانے لگے۔ اسی اثناء میں خبر آئی۔ کہ سید غلام حیدر شاہ صاحب امام مسجد کی مسجد کے گرد و نواح کے محلہ کے رہنے والے ہندوؤں نے نزدیک کے مسلمانوں کے گھروں میں اور مسجد مذکور میں سنگباری شروع کر رکھی ہے۔ سو وہاں پہنچ کر دریافت کیا گیا۔ اور ساکنان محلہ کو تنبیہ کی گئی۔ پھر نچلے محلے سے خبر موصول ہوئی۔ کہ وہاں بھی شور و شر ہندوؤں کی طرف سے عمل میں لایا گیا ہے۔ وہاں پہنچ کر امن پسندی کی تلقین کی گئی۔ آخر مسجد تالاب کھٹیکاں میں مسلمان جمع ہو گئے۔ جہاں بعد تلاوت آیات کریمہ اور چند ایک حسب حال نظموں کے اللہ رکھا صاحب ساغر نے مسلمانوں کو پر امن طریق سے منتشر ہونے کی تلقین کی۔ اور لوگ منتشر ہو گئے۔ (نامہ نگار)

جموں میں کمسن لڑکے لڑکیوں کا ماتمی جلوس

۲۸؍ ستمبر پانچ بجے کے قریب نہایت کم سن چھوٹی چھوٹی لڑکیوں کا ایک جلوس ہاتھوں میں شہیدان کشمیر زندہ باد کا ماٹو اٹھائے ماتم کرتا عجیب رقت زا انداز سے گذرا۔ جس کے پیچھے نابالغ لڑکوں کا جلوس تھا۔ ہر دو جماعتیں بغیر کسی کے ترغیب دینے کے حکومت کی ہر رنگ کی چیرہ دستیوں سے متاثر ہو کر جانفروشی کی تمنا لئے بر سر میدان آئیں۔ اللہ اللہ منظر قابل دید تھا۔ ان معصوم اور چھوٹی لڑکیوں کا ماتم اور نوحہ خوانی ہر ایک خورد و کلاں پر رقت طاری کرنے کے لئے کافی تھا۔ بغیر آنسو بہائے جلوس طفلان معصوم دیکھا نہ جا سکتا تھا۔ یہ ان بچوں کا جلوس تھا۔ جن کے والدین ہر روز گھروں میں اپنی مظلومیت کی داستانیں ان کی موجودگی میں بیان کرتے ہیں۔ اور ان درد بھری داستانوں سے متاثر ہو کر انہوں نے مظاہرہ کیا۔ (نامہ نگار)

جامع مسجد سوپور کی بے حرمتی

بروز جمعرات۔ مسجد جامع سوپور میں برائے ادائیگی نماز ظہر و محمد عبد اللہ صاحب و دیگر نمائندگان کشمیر کے لئے دعا کرنے کی خاطر ہزارہا لوگ جمع ہوئے۔ اسی اثناء میں منصف بارہ مولا بوٹ پہنے ہوئے مسجد میں داخل ہو گیا۔ اور مسجد کی بے حرمتی کی۔ اس پر قاضی محمد احسن و مولوی محمد یسین صاحبان نے منع کیا۔ جو منصف کو ناگوار گزرا مذکورہ بالا دونوں اصحاب کو رات کے بارہ بجے گرفتار کر لیا گیا۔ مسلمانوں نے صبح ان کی گرفتاری پر ہڑتال کی۔ لیکن ان کے کہنے پر کھول دی۔ محمد عبد اللہ و جلال الدین صاحبان کی گرفتاری پر چار دن کے لئے ہڑتال کی گئی۔

(نامہ نگار)

(بقیہ صفحہ ۶)

ارشاد باری ہوتا ہے۔ فاما ترین من البشر احداً فقولی انی نذرت للرحمٰن صوماً فلن اکلم الیوم انسیاً۔ کہ اگر کوئی انسان ملے۔ تو اسے بتا دینا۔ کہ میں آج کسی سے بات نہیں کرتی۔ میں نے خدا کے لئے روزہ رکھا ہوا ہے۔ اس واقعہ سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت مریم علیہا السلام کی اس وقت کیا حالت تھی۔ اور ان کو اس بچہ کی ولادت کے بعد کیسی مشکلات نظر آتی تھیں۔

قرآن مجید حضرت زکریاؑ اور ان کی بیوی کے متعلق اس موقعہ پر کسی خاص بات کا ذکر نہیں کرتا۔ گویا وہ ایک ولادت بحالات موجودہ موجب خوشی ضرور تھی۔ لیکن والدین کے لئے باعث پریشانی نہ تھی۔ انجیل میں لکھا ہے "الیشبع کے جننے کا وقت آپہنچا۔ اور وہ بیٹا جنی اور اسکے پڑوسیوں اور رشتہ داروں نے یہ سن کر کہ خداوند نے اس پر بڑی رحمت کی۔ اس کے ساتھ خوشی منائی" (لوقا ۱ / ۵۷-۵۸)

ساتواں فرق

(۷) حضرت یحییٰ کی ولادت پر نہ صرف یہ کہ قوم یا ملک کے لوگوں نے کوئی اعتراض نہ کیا۔ اس ولادت کو ناجائز قرار نہ دیا۔ بلکہ انہوں نے اس کو نشان سمجھا۔ اور اس لڑکے پر خداوند کا ہاتھ تسلیم کیا۔ (لوقا ۱ / ۶۶)

اس کے برخلاف حضرت مسیح علیہ السلام کی پیدائش پر یہود نا مسعود نے جو حرکات کیں۔ وہ قرآن مجید میں مذکور ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (۱) وقولھم علیٰ مریم بہتاناً عظیماً۔ کہ ان لوگوں نے حضرت مریم پر بہتان عظیم باندھا۔ اور سورۂ نور کی آیت سبحانک ھذا بہتان عظیم سے ظاہر ہے۔ کہ قرآن مجید کی اصطلاح میں بہتان عظیم کسے کہتے ہیں۔ (۲) وقالوا یا مریم لقد جئت شیئاً فریاً۔ یا اخت ہارون ما کان ابوک امرء سوء وما کانت امک بغیاً (مریم ع ۲) انہوں نے کہا۔ اے مریم تم نے نہایت بری حرکت کی ہے۔ ناپسندیدہ فعل کیا ہے۔ اے اخت ہارون تیرا باپ برا آدمی نہ تھا۔ اور نہ ہی تیری ماں بدکار تھی۔

یہ الفاظ حضرت صدیقہ پر خطرناک طنز تھے۔ وہ گویا یہ کہتے تھے کہ تیرا باپ تو برا نہ تھا۔ تو بری ہے۔ تیری ماں تو زانیہ نہ تھی۔ مگر تو بدکار ہے۔ (نعوذ باللہ)

وہ صدیقہ جسے بطور پاکیزہ عورت کے اخت ہارون کہتے تھے یا بطور طنز کہتے تھے۔ محض حضرت مسیحؑ کی ولادت پر ان کی نظروں میں مورد طعن بنی۔ اور بہتان عظیم کا نشانہ قرار دی گئی۔

(۳) وامہ صدیقۃ۔ دنیا نے جب اس پارسا خاتون کو بغیاً قرار دیا۔ حالانکہ وہ خدا کے فرشتے سے کہہ چکی تھی۔ ولم اک بغیاً تو خداوند تعالیٰ نے وعدہ تطہیر کے ایفاء کے لئے اس کو قرآن مجید میں صدیقہ قرار دیا۔

الغرض حضرت مسیحؑ کی پیدائش پر جو خطرہ حضرت مریم کے لئے سوہان روح بن رہا تھا۔ وہ پیدا ہو گیا۔ اور مریم صدیقہ اپنی قوم میں بدنام ہو گئیں ظاہر ہے کہ اگر حضرت مسیحؑ کا کوئی باپ موجود تھا۔ تو نہ حضرت مریم کے لئے تشویش کا موقعہ تھا۔ اور نہ ہی قوم کے لوگ ان نازیبا الفاظ میں حضرت مریم کو مخاطب کر سکتے تھے۔ خدا تعالیٰ نے حضرت مریم کی طہارت کیلئے حضرت مسیح کی نبوت اور معجزات کو مبین کیا ہے۔ مگر ہوتے ہوئے نہ ماننا تھا۔ نہ مانا۔ اس جگہ اس امر کی تردید کی ضرورت نہیں۔ کہ

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

——— لندن سے یکم اکتوبر کی اطلاع ہے کہ آدھ گھنٹہ تک اجلاس کے بعد گاندھی جی کی تحریک اور سر آغا خاں کی تائید سے میناریٹی کمیٹی کا اجلاس ایک ہفتہ کے لئے ملتوی ہو گیا۔ یہ وقت ہندو مسلم مسئلہ کے حل میں صرف کیا جائے گا۔

——— ڈسکہ کے مورچہ کے لئے۔ امرتسر سے دوسرا جتھہ روانہ ہو چکا ہے۔ بابا گوردت سنگھ ہندوؤں کی طرف سے بڑے جوش کے ساتھ گئے تھے۔ کہ میں ضرور تصفیہ کرا کے آؤں گا۔ مگر وہ بھی مایوس ہو کر واپس آگئے ہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ ہندو کسی سمجھوتہ پر راضی نہیں ہوتے اور کہتے ہیں جب ہمارے پاس عدالت کا فیصلہ موجود ہے [illegible] کو کسی اور کی کیا ضرورت ہے۔

——— ۲۹ ستمبر کو ۲ لاکھ مزدوروں کے دستخطوں سے تخفیف تنخواہ کے متعلق ایک محضر نامہ پیش کرنے کے لئے ایک ہزار مزدوروں نے دارالامراء لندن پر یورش کر دی۔ اور زبردستی اندر داخل ہونے کی کوشش کی۔ اس پر سوار پولیس نے ان پر حملہ کیا۔ مزدوروں نے انہیں گھوڑوں سے نیچے گرانے کی کوشش کی۔ بازار میں آمد و رفت بند ہو گئی۔ کئی گھنٹوں کی جد و جہد کے بعد انہیں منتشر کر کے راستہ صاف کیا گیا۔

——— لندن سے یکم اکتوبر کی اطلاع ہے کہ فرقہ وار مسئلہ کی تحقیقات کے لئے غیر سرکاری ارکان کی ایک کمیٹی کا تقرر عمل میں آیا ہے۔ جس میں گاندھی جی۔ سر آغا خاں۔ پنڈت مالوی۔ سر محمد شفیع۔ ڈاکٹر مونجے۔ سردار اجل سنگھ۔ سردار سمپورن سنگھ۔ ڈاکٹر امبیدکر۔ مسٹر سنہا [illegible] نائیڈو اور بعض اور ممبر بھی شامل ہیں۔ یہ کمیٹی فیصلہ سینٹ جیمز میں اجلاس کرے گی۔

——— جمہوریہ ترکی نے اعلان کیا ہے کہ آئندہ ترکی میں غیر ملکی اشخاص تجارت نہ کر سکیں گے۔ اور آئندہ ترک غیر ملکیوں کو کوئی قرضہ نہیں دیں گے۔

——— ہجلی کیمپ متصل کلکتہ میں نظربندوں پر گولی چلانے کا جو واقعہ ابھی چند روز ہوئے پیش آیا تھا۔ اس کی فوری تحقیقات کے لئے حکومت بنگال نے ایک کمیٹی کے تقرر کا فیصلہ کیا ہے۔

——— حکومت پنجاب کی طرف سے آمدنی بڑھانے کے ذرائع پر غور کرنے کے لئے جو کمیٹی مقرر ہوئی تھی۔ وہ اپنا کام [illegible] چکی ہے۔ معلوم ہوا ہے اس نے ۳۲ مدات آمدنی کی تجویز کی ہیں۔ [illegible] سوڈا واٹر اور پان کے پتوں پر محصول لگانے کی تجویز کی ہے۔ پنجاب میں داخل ہونے والوں پر ایک ٹیکس لگانے کی سفارش کی ہے۔ رجسٹریشن کی فیس اور سکولوں میں تعلیمی فیس میں بھی اضافہ کر دیا جائے گا۔

——— یکم اکتوبر سے مسلمانوں کا ایک انگریزی روزنامہ ایسٹرن ٹائمز باقاعدہ جاری ہو گیا ہے۔ مسٹر مجید ملک سابق ایڈیٹر مسلم آؤٹ لک اس کے ایڈیٹر مقرر ہوئے ہیں۔

——— مقدمہ سازش لاہور کے ایک ملزم کو سپیشل ٹربیونل نے یکم اکتوبر ۱۹۳۱ء کو دو ہزار روپیہ کے ذاتی مچلکہ پر رہا کر دیا۔ کیونکہ وہ چھ ماہ سے مختلف عوارض میں مبتلا تھا۔ اسی طرح مقدمہ سازش میرٹھ کے ملزم کدارناتھ سہگل کو بھی بواسیر سے بیمار ہونے کی وجہ سے ضمانت پر رہا کیا گیا ہے۔

——— ڈسکہ کے لئے سکھوں کا جو پہلا جتھہ روانہ ہوا تھا۔ اس کے جتھیدار ماسٹر تارا سنگھ صاحب کو ۳ ماہ قید اور دو صد روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی۔ عدم ادائیگی جرمانہ کی صورت میں مزید تین ماہ قید بھگتنی ہوگی۔ باقی ماندہ ۹۵ سکھوں کو دو دو ماہ قید اور پچاس پچاس روپیہ جرمانہ یا مزید ایک ایک ماہ قید کی سزا ہوئی۔ نو ملزموں کو زیادہ بوڑھا یا بالکل نوعمر ہونے کی وجہ سے رہا کر دیا گیا۔

——— لندن سے ۳۰ ستمبر کی ایک خبر مظہر ہے کہ انگلستان کے ایک مشہور سرمایہ دار لارڈ لائیڈ نے ایک تقریر کے دوران میں مسلمانوں سے تعلقات قائم رکھنے کی اہمیت بیان کی۔ اور کہا۔ کہ ہندوستان، مشرق قریب، افریقہ، ایشیا اور دیگر مشرقی ممالک میں برطانوی تجارت قائم رکھنے کے لئے مسلمانوں کی امداد نہایت ضروری ہے۔ لارڈ لائیڈ جارج نے ایک تقریر میں کہا۔ اب وقت آگیا ہے کہ مسلمانوں اور انگریزوں کے درمیان جو غلط فہمیاں ہیں۔ انہیں دور کر دیا جائے۔ تا مسلمان سلطنت برطانیہ کے لئے مفید ثابت ہوں۔

——— سری نگر کے مشہور وکیل مولوی عبداللہ صاحب کو گرفتار کر کے چھ ماہ قید کی سزا دی گئی ہے۔

——— حکومت جموں نے ینگ مینز ایسوسی ایشن کو خلاف قانون قرار دیدیا ہے۔

——— حکومت ہند نے اعلان کیا ہے کہ ملک معظم کی حکومت نے برطانی سپاہیوں کی تنخواہ میں دس فیصدی تخفیف کا یکم نومبر ۱۹۳۱ء سے فیصلہ کیا ہے۔

——— ہندو اخباروں نے مسلمانوں کو متہم کرنے کے لئے مشہور مچا دیا تھا۔ کہ کشمیر میں دو کنسٹیبل گم ہیں جنہیں غالباً مسلمانوں نے مار کر کہیں پھینک دیا ہے۔ لیکن ریاست نے اس کی تردید کی ہے۔

——— شملہ سے ۱۰ اکتوبر کی اطلاع ہے کہ آج اسمبلی میں پریس بل ۴۲ کے مقابلہ میں ۵۵ ووٹوں کی کثرت سے پاس ہو گیا۔ مختلف پارٹیوں کے لیڈروں نے حکومت کے رویہ کی مذمت کی۔ اور اعلان کیا۔ کہ آئندہ سیشن میں وہ اس کی تنسیخ کا ریزولیوشن پیش کریں گے۔

——— لندن سے ۱۲ اکتوبر کی خبر ہے کہ کل گلاسگو میں پچاس ہزار مزدوروں نے تخفیف کے خلاف مظاہرہ کیا۔ اور پولیس پر شیشہ کے ٹکڑے اور پتھر پھینکے۔ دو کانیں لوٹ لیں۔ پولیس نے لاٹھی چلائی۔ جس سے کئی لوگ زخمی ہو گئے۔ اس سلسلہ میں پارلیمنٹ کے بارہ ممبر گرفتار کر لئے گئے ہیں۔

——— شملہ سے ۱۲ اکتوبر کی خبر ہے کہ سندھ فنانشل تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ مکمل ہو کر پریس میں جا چکی ہے۔ جس میں متفقہ طور پر صوبہ کے لئے آسام جیسی طرز حکومت کی سفارش کی گئی ہے۔

——— یکم اکتوبر کو لندن میں مختلف اقوام کی گول میز کی ایک کانفرنس ہوئی۔ جس میں اچھوتوں کے لئے ان کے نمائندوں نے علیحدہ نیابت کا مطالبہ کیا۔ جس کی مسلمانوں نے حمایت کی۔ لیکن گاندھی جی نے اس کی شدید مخالفت کی۔ اور کہا۔ کانگرس جداگانہ نیابت کی صرف مسلمانوں اور سکھوں کی حالت میں محدود عرصہ کے لئے اجازت دینے پر مجبور ہے۔ اچھوتوں کے لئے اسے کبھی منظور نہیں کیا جا سکتا۔

——— پرتاپ ۱۵ اکتوبر لکھتا ہے۔ کہ ۲ اکتوبر کی شب مسلمانوں کا ایک جلسہ لاہور میں ہوا۔ جس میں مولوی ظفر علی نے مہاراجہ کشمیر کی حمایت میں تقریر کی۔ مسلمانوں کی طرف سے اس کی پر زور تردید کی گئی۔

——— احرار پارٹی کا جو وفد سری نگر میں بھیجا ہوا تھا۔ وہ ۲ اکتوبر کو وہاں سے واپس آگیا۔

——— پنجاب ہندو مہاسبھا کی ایگزیکٹو کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ چونکہ گاندھی جی مسلمانوں کی خوشنودی کے لئے ہندوؤں کی حق تلفی پر آمادہ ہیں۔ حکومت کو چاہیئے کہ [illegible]